باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر

عصرِ حاضر ای پیپر

عصرِ حاضر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
ASR-E-HAZIR

18/شعبان المعظم 1444ھ | مطابق 11/مارچ 2023ء | بروزِ ہفتہ | جلد: (۳) | شمارہ: (۶۲) | صفحات: (۸)

اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات محدود کرنے جنوبی افریقہ کا اعلان

قومی اسمبلی میں قرارداد منظور، غزہ پر حملوں کے بعد تل ابیب سے اپنا سفیر واپس بُلا لیا

جوہانسبرگ، 10 مارچ (یو این آئی) جنوبی افریقہ کی قومی اسمبلی نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات محدود کرنے پر مبنی قرارداد منظور کرلی ہے۔ جنوبی افریقہ کی قومی اسمبلی نے 208 مثبت ووٹوں کے ساتھ اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات محدود کرنے پر مبنی قرارداد منظور کر لی۔ قرارداد نیشنل فریڈم پارٹی نے اسمبلی میں پیش کی۔ پارٹی نے جاری کردہ بیان میں، اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات محدود کرنے پر مبنی، قرارداد کی قومی اسمبلی سے منظوری کا اعلان کیا ہے۔ بیان کے مطابق حزب اقتدار 'افریقہ نیشنل کانگریس پارٹی اور اسمبلی کی تیسری بڑی پارٹی 'اکانومک فریڈم فائٹر' کی حمایت کی حامل قرارداد کو 302 نشستوں پر مشتمل اسمبلی میں 208 مثبت ووٹوں کے ساتھ منظور کرلیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ جنوبی افریقہ نے 2018 میں غزہ پر اسرائیلی حملے کے خلاف احتجاج کے لئے تل ابیب سے اپنا سفیر واپس بُلا لیا اور 2019 میں اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات کو چارج ڈی افیئر کی سطح تک گرا دیا تھا۔ توقع ہے کہ حالیہ فیصلہ دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات میں مزید تناو پیدا کر دے گا۔ جنوبی افریقہ حالِ حاضر میں بین الاقوامی سطح پر مسئلہ فلسطین کے اہم ترین حامیوں میں شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ افریقہ یونین میں اسرائیل کی بحیثیت مبّصر شمولیت کے مخالفین میں بھی سرفہرست ہے اور اسرائیل کو فلسطینیوں کے خلاف "نسلی عصبیت" کے اطلاق کا قصوروار ٹھہراتا ہے۔

شی جن پنگ متفقہ طور پر تیسری بار چین کے صدر منتخب

بیجنگ، 10 مارچ (ایجنسیز) شی جن پنگ کو جمعہ کو 14 ویں نیشنل پیپلز کانگریس (این پی سی) کے جاری اجلاس میں متفقہ طور پر تیسری بار چین کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ وہ سنٹرل ملٹری کمیشن (سی ایم سی) کے چیئرمین بھی منتخب ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی شی جن پنگ کمیونسٹ پارٹی آف چائنا (CPC) کے بانی ماوزے تنگ کے بعد تیسری پانچ سالہ مدت کے لیے منتخب ہونے والے پہلے چینی رہنما بن گئے ہیں۔ گزشتہ سال اکتوبر میں، حکمراں کمیونسٹ پارٹی آف چائنا نے اپنی کانگریس میں 69 سالہ جن پنگ کو دوبارہ سی پی سی لیڈر منتخب کیا تھا۔ سی پی سی کی کانگریس کا اجلاس پانچ سال میں ایک بار ہوتا ہے۔ نیشنل پیپلز کانگریس (این پی سی) کے تقریباً 3000 ارکان نے بیجنگ کے ہال آف دی پیپل میں صدر بننے کے لیے متفقہ طور پر ووٹ دیا جہاں کوئی دوسرا امیدوار نہیں تھا۔ انتخاب کے بعد شی جن پنگ نے آئین سے وفاداری کا عوامی حلف بھی اٹھایا۔ شی کی نئی پانچ سالہ مدت 2018 میں آئینی تبدیلی کے بعد ممکن ہوئی۔ جمعہ کی ووٹنگ بڑی حد تک رسمی تھی۔ وہ پہلے ہی گزشتہ اکتوبر میں ایک بڑی پارٹی کانگریس میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ کے طور پر تاریخی تیسری مدت حاصل کر چکے ہیں۔ انھوں نے ماوزے تنگ کے بعد چین کے سب سے طاقتور حکمران کے طور پر اپنا مقام مضبوط کیا ہے۔ واضح رہے کہ اکتوبر کے بعد سے 69 سالہ شی جن پنگ کو اپنی صفر کووڈ پالیسی کی ہلاکتوں کی تعداد اور پھر اسے ختم کرنے پر بڑے پیمانے پر احتجاج کا سامنا ہے۔ تاہم، اس ہفتے نیشنل پیپلز کانگریس (این پی سی) کی میٹنگ میں ان مسائل سے گریز کیا گیا اور اسی میٹنگ میں لی کیانگ، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جن پنگ کے قریب ہیں، کو بھی نیا وزیرِ اعظم مقرر کیا جانا ہے۔ نئی قیادت کے تمام ناموں کی منظوری چند ہفتے قبل شی کی زیر صدارت سی پی سی اجلاس میں دی گئی تھی۔ این پی سی کی منظوری کو محض ایک رسمی سمجھا جاتا ہے۔ چین کے نئے وزیر اعظم 13 مارچ کو اپنی سالانہ پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے، جو اس سال کے سالانہ این پی سی اجلاس کے آخری دن ہے۔

ہندوتوا تنظیمیں مسلم لڑکیوں کو پھنساتی ہیں: ابوعاصم اعظمی

ممبئی: 10/مارچ (عصر حاضر نیوز) مہاراشٹر سے سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے کہا کہ لو جہاد کیا ہے؟ کیا ہوتا ہے؟ اسکا مطلب ہندو تنظیمیں تو ہندو لڑکوں کو پیسے دیکر مسلم لڑکیوں کو اپنے جھانسے میں لانے کے لیے کہتی ہیں اسکے بارے میں کوئی بات نہیں ہوتی ہے۔ یہ نفرت کے سوداگر ہیں جو اس ملک کی تہذیب اور ماحول کو خراب کرنا چاہتی ہیں۔ ابوعاصم اعظمی نے کہا کہ اسکالرشپ کی جو رقم تھی اسے دوگنا کر دیا گیا ہے، لیکن اہم سوال ہے اقلیتوں کے لئے جو بجٹ مختص کیا گیا ہے اس میں کچھ خاص نہیں ہے، یعنی مجموعی طور پر اقلیتوں کو کچھ نہیں ملا ہے۔ اعظمی نے بی ایم سی میں اُردو اساتذہ کی تقرری کے خالی اسامی کے معاملہ پر کہا کہ یہ تعصب اور عدم توجہی کے سبب ایسا ہو رہا ہے۔ وقف کی ملکیت کو لیکر اعظمی نے کہا کہ وقف کی ملکیت پر غیر قوموں کا قبضہ ہے، احمد نگر سمیت مہاراشٹر کے دوسرے خطوں میں وقف کی ملکیت پر غیر قانونی طور پر قبضہ کیا گیا ہے، حکومت اس کے لئے سنجیدہ نہیں ہے، افسوس اس بات کہ کی وقف میں جو لوگ ذمہدار بنائے جاتے ہیں وہی بدعنوانیوں میں ملوث پائے جاتے ہیں۔ مہاراشٹر کے اسمبلی میں پیش کردہ بجٹ بالخصوص اقلیتیوں کے لئے مختص کردہ بجٹ کے متعلق جب ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ بجٹ کا جائزہ لینے کے بعد اس معاملہ پر کوئی جواب دیا جائیگا۔ ممبئی کے مختلف مقامات پر بلڈروں کے ذریعہ غیر قانونی طریقے سے تعمیر کئے جا رہے عمارتوں کے معاملے پر انہوں نے کہا کہ بی ایم سی لاچاری کا رونا رونے کے بجائے ٹھوس اور موثر اقدام اٹھائے تا کہ غیر قانونی طریقہ سے جاری سرگرمیوں پر روک لگے۔

سسودیا کو 7 دنوں کے لیے ای ڈی ریمانڈ پر بھیجا گیا، ضمانت پر سماعت 21 مارچ تک ملتوی

شراب گھوٹالہ کیس میں اب اروند کیجریوال کی گرفتاری کا نمبر آگیا، سکیش چندر شیکھر کا سنسنی خیز دعوی

نئی دہلی: 10/مارچ (عصر حاضر نیوز) دہلی آبکاری گھوٹالہ معاملے میں سابق نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا کو آج ایک بار پھر مایوسی ہاتھ لگی جب عدالت نے انھیں 7 دنوں کے لیے ای ڈی ریمانڈ پر بھیجنے کا حکم سنا دیا۔ ای ڈی نے سماعت کے دوران سسودیا کی 10 دنوں کی حراست کا مطالبہ کیا تھا اور کہا تھا کہ گھوٹالہ آبکاری پالیسی کا مسودہ تیار کرنے کے ساتھ ہی شروع ہوگیا تھا جسے سسودیا اور دیگر نے بنایا تھا۔ اس دوران سسودیا کے وکیل نے ای ڈی کی شدید مخالفت کی، لیکن راؤز ایونیو کورٹ نے انھیں 7 دنوں کے لیے ای ڈی کے حوالے کر دیا۔ یہاں قابل ذکر ہے کہ سی بی آئی نے بھی سسودیا کو آبکاری پالیسی گھوٹالہ معاملے میں گرفتار کیا تھا اور اس سلسلے میں سسودیا نے ضمانت کی عرضی داخل کر رکھی ہے۔ حالانکہ عدالت نے سسودیا کی ضمانت پر سماعت آئندہ 21 مارچ تک کے لیے ملتوی کر دی ہے۔ سی بی آئی نے سسودیا کو 26 فروری کو ہی گرفتار کیا تھا۔ اس کے بعد ای ڈی نے اسی سے جڑے منی لانڈرنگ کے ایک معاملے میں تہاڑ جیل میں سسودیا سے پوچھ تاچھ کی اور 9 مارچ کو انھیں گرفتار کر لیا۔ ای ڈی کی طرف سے کہا گیا ہے کہ منیش سسودیا کے خلاف گواہ اور دیگر ثبوت موجود ہیں۔ سسودیا منی لانڈرنگ معاملے سے متعلق گٹھ جوڑ کا حصہ تھے۔ ای ڈی نے دعویٰ کیا کہ سسودیا نے فون سے دوسرے ثبوت ختم کر دیے ہیں۔ پھر انھوں نے دوسرے کے ذریعہ خریدے گئے فون کا استعمال کیا۔ ہمیں بار بار غلط بیان دیے۔ ایسے میں پوری سازش کا پردہ فاش کرنے کے لیے سسودیا کا دیگر لوگوں سے آمنا سامنا کرانا ہوگا۔ اس پر سسودیا کے وکیل نے کہا کہ پالیسی بنانا ایگزیکٹیو کا کام ہے، جسے کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ ای ڈی نے عدالت میں اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ آبکاری پالیسی میں ہول سیل کو فائدہ پہنچا کر ناجائز کمائی کی گئی۔ ہول سیل کا بزنس کچھ نجی لوگوں کو دے کر ایکسپرٹ کمیٹی کی رائے کو نہ مانتے ہوئے 12 فیصد منافع مارجن دیا گیا، جو صرف 6 فیصد ہونا چاہیے تھا۔ ای ڈی نے دعویٰ کیا کہ اس کے پاس اس سلسلے میں ثبوت ہیں کہ یہ سب سسودیا کے کہنے پر کیا گیا۔ دو سو کروڑ روپے کے فراڈ کیس میں جیل میں بند ٹھگ سکیش چندر شیکھر نے بڑا دعویٰ کیا ہے۔ پٹیالہ ہاؤس کورٹ میں پیشی کے دوران سکیش چندر شیکھر نے دعویٰ کیا ہے کہ شراب پالیسی کیس میں گرفتار ہونے والے اگلے شخص اروند کیجریوال ہوں گے۔ سکیش نے کہا "انہوں نے جو کچھ کیا ہے میں اس کا پردہ فاش کروں گا۔" سکیش نے کہا "کیجریوال وزیر ہیں، شراب پالیسی کے معاملے میں مزید گرفتاریاں ہوں گی۔ کیجریوال اپنا کام بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ میرا شراب پالیسی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔"

حسینہ۔ مودی سرحد پار تیل پائپ لائن کا افتتاح کریں گے

ڈھاکہ، 10 مارچ (ذرائع) بنگلہ دیش کی وزیر اعظم شیخ حسینہ اور ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی 18 مارچ کو ڈیزل کی نقل و حمل کے لیے ملک کی پہلی سرحد پار تیل پائپ لائن کا مشترکہ طور پر افتتاح کریں گے وزیر خارجہ اے کے عبدالمومن نے یہ اطلاع دی مسٹر مومن نے جمعہ کی سہ پہر وزارت میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ "تیل کی پائپ لائن کا کام مکمل ہو چکا ہے، اچھی خبر یہ ہے کہ ہندوستان ہمیں ڈیزل بھیجے گا۔" انہوں نے کہا کہ دونوں وزرائے اعظم 18 مارچ کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پائپ لائن کا افتتاح کریں گے۔

مولانا سید شاہ فخر الدین اشرفؒ کی وفات ملت اسلامیہ کے لئے ناتلافی نقصان: مولانا رحمانی

نئی دہلی: 10/مارچ (پریس نوٹ) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ حضرت مولانا سید شاہ فخر الدین اشرف صاحبؒ سجادہ نشیں خانقاہِ مخدوم اشرف کچھوچھہ شریف کی وفات ملت اسلامیہ کے لئے بڑا حادثہ ہے، وہ بڑے مصلح، مربی اور عالم دین تھے اور ہزاروں لوگ ان کے دامن تربیت سے وابستہ تھے، اعتدالِ فکر ان کا خاص مزاج تھا، وہ مسلک و مشرب سے اوپر اٹھکر ملت اسلامیہ کے لئے کام کرتے تھے، اتحادِ امت کے داعی تھے اور وہ اِس وقت آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سینئر نائب صدر تھے، بورڈ کی میٹنگوں میں ان کی رائے کو بڑی اہمیت دی جاتی تھی، اور سبھی شرکاء ان کی گفتگو کو عقیدت و محبت سے سنتے تھے، وہ اس بات کے لئے کوشاں رہتے تھے کہ امت کو اختلاف و انتشار سے محفوظ رکھا جائے، ان کی وفات نے بڑا خلا پیدا کر دیا ہے، اللہ تعالی ان کے درجات کو بلند کرے اور ملت کو ان کا بدل عطا فرمائے، بورڈ اس غم انگیز موقع پر خانقاہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف کو

فرمانِ الٰہی

اللہ نے کہا آدم تم ان کو ان چیزوں کے نام بتادو چنانچہ جب اس نے ان کے نام ان کو بتادیئے تو اللہ نے (فرشتوں سے) کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے بھید جانتا ہوں؟ اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو مجھے اس سب کا علم ہے

(سورۃ البقرہ: ۳۳)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ:18/شعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 11/مارچ 2023ء بروزِ ہفتہ

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:27	12:36	4:44	6:30	7:38
انتہا	6:22	4:43	6:29	7:37	5:05

اشراق	6:42	زوال	12:26
ختم سحر	5:16	افطار	6:30

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص ڈرتا ہے، وہ شروع رات میں چل دیتا ہے، اور جو شروع رات میں چل دیتا ہے، وہ عافیت کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے یاد رکھو، اللہ کا سودا سستا نہیں بہت مہنگا اور بہت قیمتی ہے، یاد رکھو اللہ کا وہ سودا جنت ہے۔ (ترمذی)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

مدرسہ سبیل الفلاح کے پانچ طلبہ نے ایک ہی نشست میں مکمل قرآن پاک سنانے کی سعادت حاصل کی

خوش نصیب حفاظ کرام اور اساتذہ کو ناظم ادارہ مولانا محمد عبدالقوی نے دی مبارکباد

حیدرآباد: 10/مارچ (عصرحاضر نیوز) مفتی عبدالرحمن محمد میاں قاسمی نائب ناظم مدرسہ ہذا کی اطلاع کے مطابق حضرت مفتی محمد عبدالمغنی صاحب مظاہری رحمہ اللہ کا قائم کردہ شہر کا معروف تعلیمی ادارہ مدرسہ سبیل الفلاح بنڈلہ گوڑہ میں اس سال حفظ قرآن مجید کی تکمیل کرنے والے پانچ خوش نصیب حفاظ کرام (1) عزیزم حافظ محمد عاطف سلمہ (2) حافظ محمد نعمان سلمہ (3) حافظ حمزہ علی خان سلمہ (4) حافظ ابوبکر سلمہ (5) حافظ عبدالرحمن سلمہ نے الحمد اللہ ایک بیٹھک میں مکمل قرآن مجید سنانے کی سعادت حاصل کی۔ مذکورہ خوش نصیب حفاظ کرام کا قرآن مجید مدرسہ کے مندرجہ ذیل اساتذ کرام (1) حافظ عبدالحمید صاحب صدر مدرس مدرسہ ہذا (2) حافظ مولانا ناصر صاحب (3) حافظ جمیل صاحب (4) حافظ عمر صاحب (5) حافظ عبدالرحمن پٹیل صاحب (6) حافظ سمیر صاحب (7) حافظ عبدالعلی فضیل صاحب 8) حافظ ابو بکر شاہ نواز صاحب (9) حافظ مصطفیٰ صاحب (10) حافظ یونس صاحب (11) حافظ افروز صاحب (12) حافظ امجد صاحب (13) حافظ معراج صاحب (14) حافظ عبدالوہاب صاحب 15) حافظ الطاف صاحب نے اپنی نگرانی میں سنا اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب دامت برکاتہم ناظم ادارہ نے مذکورہ خوش نصیب حفاظ کرام کو اور ان کے اساتذہ نیز ان کے والدین کو مبارکبادی پیش کی اور اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت پر ہمیشہ شکر گزار رہنے کی تلقین کی۔

اسلام دین و دنیا کی وحدت کا علمبردار، دینی اور عصری علوم میں مہارت وقت کا تقاضا

جامعہ ریاض الصالحات، اعظم پورہ میں ڈاکٹر سید اسلام الدین مجاہد کا توسیعی لکچر

حیدرآباد: 10/مارچ (پریس نوٹ) اسلام دین و دنیا کی وحدت کا علمبردار ہے۔ اس کے نزدیک زندگی کو دین و دنیا کے خانوں میں تقسیم کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ دین کا دائرہ کار مکمل زندگی ہے۔ لیکن امتداد زمانے کی وجہ سے مسلمانوں نے اپنی زندگیوں کو ان دو خانوں میں بانٹ لیا۔ اس کا اثر تعلیم کے شعبہ پر بھی پڑا۔ مسلمانوں میں دینی اور عصری علوم کی اصطلاحات رائج ہوئیں۔ ایک طبقہ دینی علوم کا خوگر ہوگیا اور دوسرے نے عصری علوم کے حصول کو اپنی معراج سمجھ لی۔ اس غلط سوچ کا نتیجہ یہ نکلا کہ امت کا جو طبقہ دینی علوم میں دسترس حاصل کیا وہ دنیاوی امور سے بے بہرہ رہا۔ اور جس نے عصری علوم کے حصول کو اپنی منزل سمجھا وہ دین کے بنیادی اصولوں سے بھی واقف نہ رہا۔ اسلئے وقت کا تقاضا ہے کہ امت اپنی تعلیمی ترجیحات پر از سر نو غور کرے اور نوخیز نسل کو دونوں علوم سے آراستہ کرنے کی منظم کوشش کرے۔ دینی اور عصری علوم میں امتزاج وقت کا تقاضا ہے۔ اگر اس تقاضے کو نظر انداز کر کے قدیم طریقہ تعلیم پر ہی اصرار کیا جائے تو مستقبل میں اس کے منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر سید اسلام الدین مجاہد، امیر مقامی جماعت اسلامی ہند چارمینار نے آج جامعہ ریاض الصالحات، اعظم پورہ میں 'دینی اور عصری علوم میں امتزاج' کے عنوان پر توسیعی لکچر دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دینی اور عصری علوم کی یہ تقسیم صرف ڈیڑھ سو سالہ قدیم ہے۔ ورنہ اسلام کی چودہ سالہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ قرون اولی کے مسلمان دونوں علوم میں ماہر تھے۔ علم کی اس غیر فطری تقسیم کا نتیجہ یہ نکلا کہ عصری علوم کی زمام کار دوسری قوموں کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ آج ہندوستان میں مسلمان تعلیم میں سب سے پیچھے ہیں۔ علم دین کے حاصل کرنے والوں میں اکثریت کو ملت کے تعلیمی، معاشرتی، سیاسی، معاشی اور دیگر مسائل سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ عصری مدارس اور کالجوں میں دین کی بنیادی تعلیمات سے نوجوانوں کو واقف کرایا جائے اور دینی مدارس کے طلباء و طالبات کو عصری علوم کی معلومات دی جائیں تاکہ وہ دینا کے امور سے واقف ہوسکیں۔ لکچر کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ اس موقع پر انجینئر مرزا اعظم علی بیگ، سکریٹری انتظامی کمیٹی جامعہ ریاض الصالحات، صدر معلمہ جامعہ محترمہ عالمہ حمیرا انشاط بھی موجود تھے۔

دارالعلوم رشیدیہ مہدی پٹنم کا پہلا سالانہ جلسہ تکمیل حفظ قرآن

حیدرآباد: 10/مارچ (عصرحاضر نیوز) مولانا عبدالقوی ذکی حسامی کی اطلاع کے مطابق دارالعلوم رشیدیہ مہدی پٹنم حیدرآباد کا بتاریخ ۱۱/ مارچ ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ صبح 00-8 تا 00-1 بجے بمقام مسجد قطب شاہی سنتوش نگر کالونی مہدی پٹنم پلر نمبر 17 پہلا سالانہ جلسہ تکمیل حفظ قرآن مجید و تقسیم انعامات کے عنوان سے منعقد ہو رہا ہے جس میں مہمان خصوصی حضرت مفتی شفیع صاحب نقشبندی دامت برکاتہم اور حضرت مولانا احمد عبید الرحمن اطہر صاحب مدظلہ العالی کا خطاب ہوگا۔ اس موقع پر ادارے کے طلباء کا تعلیمی مظاہرہ بھی ہوگا اور آخر میں چار خوش نصیب طلبہ کا تکمیل حفظ قرآن مجید بھی ہوگا۔ اسکے بعد انعامات کی تقسیم ہوں گے اور دعا پر مجلس کا اختتام عمل میں آئے گا۔ مفتی احمد اللہ نثار قاسمی ناظم دارالعوام رشیدیہ مہدی پٹنم نے عوام و خواص کو اس مبارک مجلس سے مستفید ہونے کی دعوت درخواست کی ہے۔ خواتین کیلئے پردہ کا انتظام مسجد کے سکینڈ فلور پر رہے گا۔ نوٹ۔ ان شاء اللہ تمام مرد و خواتین کیلئے نماز ظہر کے بعد ظہرانہ کا نظم ہے۔

تلنگانہ کی اردو لائبریریوں کے ڈیجیٹلائزیشن کے سلسلہ میں 17 مارچ تک رجسٹریشن کروائیں: بی شفیع اللہ

حیدرآباد: 10 مارچ۔ (ایس این نیوز) جناب بی۔ شفیع اللہ آئی ایف ایس ڈائریکٹر/ سکریٹری تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی نے اپنے صحافتی بیان میں بتایا کہ تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈمی نے "اردو لائبریریوں کو یکجا کرنے اور ان کے ڈیجیٹلائزیشن" کے کام کا بیڑہ اٹھایا ہے اور مختلف لائبریریوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے پاس موجود اہم اردو کتابوں کی فہرست کو محفوظ کرنے اور ڈیجیٹلائزیشن کے مقصد کے لیے تفصیلات فراہم کریں۔ انہوں نے بتایا کہ ایسی اردو لائبریریوں کو فنڈ فراہم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے جو خراب مالی حالات کے ساتھ کام کر رہی ہیں جس سے ان کی کارکردگی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ جناب بی شفیع اللہ نے اردو لائبریریوں کے ذمہ داران وعہدیداران سے خواہش کی ہے کہ وہ اپنی لائبریریوں کو مالی اعانت کی منظوری کے سلسلہ میں صدر دفتر تلنگانہ ریاستی اُردو اکیڈیمی میں کتابوں کی فہرست و دیگر تمام تفصیلات اکیڈیمی کے فراہم کردہ فارم میں خانہ پری کے ساتھ 17 مارچ 2023 تک رجسٹر کرواسکتے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں تفصیلات بتاتے ہوئے بتایا کہ ایسی لائبریریز اپنا رجسٹریشن کرواسکتی ہیں جن میں کم از کم 10,000 اردو کتابیں ہوں اور لائبریری کا تعمیر شدہ حصہ 100 مربع گز سے کم نہ ہو۔ ڈائرکٹر/سکریٹری اردو اکیڈیمی نے بتایا کہ رجسٹریشن کے لئے درکار درخواست فارم صدر دفتر تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی، چوتھی منزل، حج ہاؤز، نامپلی، حیدرآباد سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

11/مارچ 2023ء بہ روزِ ہفتہ

آئینۂ دکن

عصرِ حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

پچپاس سال سے برف کا گولہ فروخت کرنے والے بزرگ سید علی عرف چاؤش

وزیر انفارمیشن اینڈ ٹکنالوجی نے اپنے دفتر بلا کر ان سے ملاقات کی، ڈبل بیڈ روم مکان کے علاوہ بیٹے کو سرکاری نوکری دینے کا تیقن

حیدرآباد: 10/مارچ (عصر حاضر نیوز) گرمیوں کی آمد کے ساتھ ہی بازاروں میں برف کے گولے فروخت کرنے والوں کی کثیر تعداد نمودار ہوتی ہے۔ ریاست تلنگانہ میں موسم سرما شروع ہو چکا ہے۔ حیدرآباد کے علاقے عابڈس پر 70 سالہ سید علی عرف چاؤش 50 سال سے برف کا گولہ فروخت کر رہے ہیں۔ سید علی عرف چاؤش برف کی بنڈی، ایس ٹی گوریج گرامر اسکول کے صحن میں لگاتے ہیں۔ یہ اسکول ایک تاریخی اسکول ہے، اس میں شہر حیدرآباد کے امیر ترین لوگوں کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ریاست تلنگانہ کے وزیر اعلی کے چندر شیکھر راؤ کے فرزند اور وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ٹی راما راؤ نے بھی اس اسکول سے تعلیم حاصل کی ہے۔ ایک سال قبل وزیر کے ٹی آر نے اپنے بچپن کو یاد کرتے ہوئے اسکول کے دنوں کو یاد کیا اور اسکول کے بعد برف گولا فروخت کرنے والے سید علی عرف چاؤش کو یاد کیا اور کہا کہ وہ برف کا گولا بڑے شوق سے کھاتے تھے۔ انہوں نے سید علی عرف چاؤش کو اپنے دفتر پر بلایا اور ملاقات کرتے ہوئے کافی خوشی کا اظہار کیا۔ کے ٹی راما راؤ نے چاؤش کو ڈبل بیڈ روم کا گھر دیا اور ان کے لڑکے کو سرکاری نوکری دینے کا وعدہ کیا۔ محمد علی عرف چاؤش نے بتایا کہ وہ 50 سال سے برف کے گولا کے کاروبار سے وابستہ ہیں اور اسی کے ذریعہ وہ اپنی زندگی کا گزر بسر کرتے ہیں۔ انہوں نے جس وقت یہ کاروبار شروع کیا تھا اس وقت برف کا گولا ایک آنے میں تھا۔ اب اس کی قیمت 20 روپئے ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ آج بھی برف کا گولا بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ برف کا گولا بنانے کے لیے آج کے دور میں مشین آچکی ہے لیکن میں آج بھی ہاتھ سے برف گھستے ہوئے گولا تیار کرتا ہوں۔ گولا میں گھر کی تیار کردہ مشروبات کا استعمال کرتا ہوں۔ اس گولا کو بچے اور بڑے کافی شوق سے کھاتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسکول کے بچے تعلیم حاصل کر کے بیرونی ممالک امریکہ، دبئی اور کئی دیگر ممالک میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور کئی طلبہ تلنگانہ میں اپنی خدمات انجام دے رہا ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ روزآنہ 700 روپے کی آمدنی ہوتی ہیں۔ انہوں نے کے ٹی آر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مجھے بہت عزت سے نواز ہے۔

توسیعی لکچر و کتب کی رسم اجرائی

حیدرآباد 10/ مارچ (پریس نوٹ) زور فاونڈیشن کے زیر اہتمام ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینڈا) کا توسیعی لکچر ''زور کی علمی خدمات: اہمیت و افادیت'' کا/ 22 مارچ 2023 کو بوقت صبح / 11 بجے، بمقام میڈیا پلس آڈیٹوریم جامعہ نظامیہ کامپلکس، چوتھی منزل، گن فاونڈری، روبرو ایس بی آئی عابڈس، حیدرآباد پر انعقاد عمل میں لایا جارہا ہے۔ جس کی صدارت سابق صدر شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ، پروفیسر مجید بیدار کریں گے۔ جناب سید رفیع الدین قادری، صدر نشین زور فاونڈیشن، خیر مقدمی کلمات ادا کریں گے جب کہ تسنیم زور معتمد عمومی اظہار خیال کریں گی۔ پروفیسر سید فضل اللہ مکرم، پروفیسر شعبہ اردو، حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی اور ڈاکٹر سمیہ تمکین، اسٹنٹ پروفیسر (سی) اردو، ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اوپن یونیورسٹی، کتابوں پر اظہار خیال کریں گے۔ یہاں اس بات کا ذکر بے محل نہ ہوگا کہ اس موقعہ پر ڈاکٹر سید تقی عابدی پر، پروفیسر سید شجاعت علی کی دو جلدوں پر محیط ضخیم مرتبہ کتابوں ''سید تقی عابدی: تعارف، تقاریب، تاثرات'' کی رسم رونمائی کے علاوہ، ڈاکٹر سید تقی عابدی کی تصنیف ''مقالات حالی'' کی رسم رونمائی بھی عمل میں لائی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی جناب سید رفیع الدین قادری زور کی مرتب کردہ کتاب ''افادات زور'' کی ساتویں جلد کی رونمائی بھی عمل میں لائی جائے گی۔

نارائن پیٹ کے سنندا ہاسپٹل میں کامیاب آپریشن

نارائن پیٹ: 10 / مارچ (نامہ نگار) نارائن پیٹ ضلع کے سرحدی علاقہ انپور گاؤں سے تعلق رکھنے والے 31 سالہ مریض جو کہ کولہے میں شیرونی کی ہڈی اور دائیں ٹانگ گھٹنے کی ہڈی میں فیکچر ہوا۔ نارائن پیٹ ضلع میں واقع پی ایس، سنندا ملٹی اسپیشلٹی ہاسپٹل میں ڈاکٹر پرساد شیٹی، ڈاکٹر ہری ناتھ، اور ڈاکٹر دیپیکا شیٹی نے 7 گھنٹے تک محنت کی۔ اور آپریشن کو کامیاب کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر دیپیکا شیٹی اور ڈاکٹر پرساد شیٹی و دیگر ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ ٹاؤن کے لیڈروں نے مبارکباد دی۔

تلنگانہ سکریٹریٹ کی نئی عمارت کا 30/اپریل کو افتتاح ہوگا، وزیر اعلی کے سی آر کا دورہ

حیدرآباد: 10/مارچ (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد میں ریاستی سکریٹریٹ کی نو تعمیر شدہ عمارت کا آج چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ نے پہنچ کر جائزہ لیا۔ چیف سکریٹری شانتی کماری اور وزیر پرشانت ریڈی چیف منسٹر کے ساتھ موجود تھے۔ عنقریب افتتاحی پروگرام کے پیش نظر انجینئر اور عہدیداروں سے سکریٹریٹ کے کام کے بارے میں کے سی آر نے تفصیلات حاصل کیں۔ سکریٹریٹ کی نئی عمارت میں چیف منسٹر کا کیبن چھٹی منزل پر ہوگا۔ اس پس منظر میں وہ کیبن سے متعلق کام کو حتمی شکل دے رہے ہیں۔ کے سی آر نے ان پہلوؤں کا جائزہ لیا کہ پوری عمارت کے کام کہاں تک مکمل ہو چکا اور کتنا باقی ہے۔ سیکرٹریٹ کو گرین بلڈنگ کے انداز میں تعمیر کیا جارہا ہے۔ قدرتی وینٹیلیشن اور روشنی کو یقینی بنانے کا خیال رکھا جارہا ہے۔ یہاں یہ تذکرہ بھی ضروری ہے کہ سکریٹریٹ کی نو تعمیر شدہ عمارت کے افتتاح کی تاریخ کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ اگر چہ اس نو تعمیر شدہ عمارت کا پہلے ہی آغاز ہو جانا تھا لیکن اسے کئی بار ملتوی کیا گیا۔ حکومت نے کہا ہے کہ نئے سیکرٹریٹ کا 30 اپریل کو افتتاح عمل میں آئے گا۔ اس کا افتتاح سی ایم کے سی آر کریں گے۔ تفصیلات کے مطابق نو تعمیر شدہ ریاستی سکریٹریٹ کا نام ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اسٹیٹ سکریٹریٹ رکھا گیا ہے۔ نیا سکریٹریٹ تلنگانہ کی ثقافت اور روایات کی عکاسی کے لیے خوبصورتی انداز میں ڈیزائن کیا گیا ہے۔ تعمیری کام میں عمدہ ترین معیار ملحوظ رکھا گیا۔ قبل ازیں سکریٹریٹ کا افتتاح 17 فروری کو سی ایم کے سی آر کے یوم پیدائش کے موقع پر کیا جانا تھا لیکن انتخابی ضابطہ آنے کے بعد سکرٹریٹ کا افتتاح ملتوی کر دیا گیا۔ اس وقت کے سی آر نے اس افتتاحی تقریب میں چار ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کو مدعو کیا تھا۔ لیکن انتخابی ضابطہ کے ذریعہ اس پروگرام کو ملتوی کرنا پڑا۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیا افتتاحی تقریب میں ایک بار پھر وزرائے اعلیٰ کو مدعو کیا جائے گا یا نہیں۔ حال ہی میں نئے سیکرٹریٹ میں آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا تھا۔ آگ سیکرٹریٹ کے گراؤنڈ فلور پر شارٹ سرکٹ کے باعث لگی تھی۔ اس کے ساتھ ہی حکام نے بروقت کارروائی کی تھی۔ بہت سی خصوصیات اور بہت سے پرکشش مقامات کے ساتھ ایک نئے سیکرٹریٹ کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ 27 جون 2019 کو سی ایم کے سی آر نے نئے سکریٹریٹ کی بھومی پوجا کی۔ سیکرٹریٹ کی تعمیر چار سال میں مکمل ہوئی۔ یہ سکریٹریٹ جو ریاست تلنگانہ کا فلیگ شپ ہے، 610 کروڑ روپئے کے خرچ سے ازسر نو تعمیر کیا گیا ہے، جب آپ نئے سکریٹریٹ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی آنکھوں کے سامنے نظام کے دور کی عمارتوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہیں۔ اس ڈیزائن کے لیے خاص خیال رکھا گیا ہے۔ جیسا کہ حیدرآباد کئی دہائیوں تک نظام نوابوں کے زیر تسلط تھا... ان دنوں کی شان و شوکت کو پیش نظر رکھ کر ایک نیا سیکرٹریٹ جدید طرز کے ساتھ بنایا گیا۔ نیا سیکرٹریٹ کل 45.11 لاکھ مربع فٹ کے رقبے کے ساتھ ڈیزائن کیا گیا ہے۔ جبکہ اونچائی 278 فٹ ہے۔ گراؤنڈ فلور کے ساتھ کل سات منزلیں تعمیر کی گئی ہیں۔ سیکرٹریٹ کی ایک خاص توجہ چھت کی چوٹی پر اسکائی لاؤنج ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کا خیال رکھا جارہا ہے کہ سیکرٹریٹ خوشگوار پارکوں اور مضبوط حفاظتی نظام سے گھرا ہوا ہے۔ اب اس کا افتتاح 30 اپریل کو ہوگا۔

تلنگانہ کابینہ میں صرف عوام کے حق میں لئے گئے فیصلہ: وحید احمد ایڈووکیٹ

حیدرآباد: 10 / مارچ (پریس نوٹ) الحاج مولوی وحید احمد ایڈوکیٹ سابقہ رکن تلنگانہ اسٹیٹ وقف بورڈ و ریاستی صدر ایڈکیٹس فورم فار جسٹس نے کل ہوئی تلنگانہ کابینہ

اجلاس چیف منسٹر سری کے چندر شیکھر راؤ کی صدارت میں میں لئے گئے فیصلوں کی ستائش کرتے ہوئے ہوئے اس تاریخی اور عوامی فیصلہ قرار دیا- قابل ستائش ہے تلنگانہ حکومت جس نے عوام کی آواز کو سنتے ہوئے اور ان کے درد کو باٹا ہے اور عوام کے سچے اور ہمدرد قائد ہونے کا چیف منسٹر کے چندرا شیکھر راو ثبوت دیا۔ جس میں قابل ذکر دلت بندھو کے دوسرے قسط جاری کرتے ہوئے 130000 خاندانوں میں کو فائدہ پہنچانے گروہا لکشمی اسکیم کے تحت ان لوگوں کے لیے مکانات بنانے کے لیے گرانٹ جن کی اپنی زمین ہے۔ بہت قابل ستائش جس سے عوام جو خود کفیل بنایا جائے۔ کابینہ کا ایک اہم فیصلہ بہت ہی عمدہ ہے جو جی او 58، 59 کے بارے میں اب تک 1,45,668 لوگوں کو فائدہ پہنچانا ہے 59 GO کے ذریعہ 42,000 افراد مستفید ہونگے۔ تناظر میں باقی لوگوں کو مکانات بنانے کی اجازت ہوگی۔

محفل اقبال شناسی کے زیر اہتمام ایک توسیعی لکچر

حیدرآباد 10/ مارچ (پریس نوٹ) محفل اقبال شناسی کے زیر اہتمام 21/ مارچ 2023 کو شام ساڑھے چھ بجے گلشن حبیب، اردو ہال، حمایت نگر، حیدرآباد میں ممتاز محقق، دانشور ادیب، شاعر و نقاد ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینڈا) کا ایک توسیعی لکچر ''باقیات اقبال'' کا انعقاد عمل میں لایا جارہا ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ و کنوینر محفل اقبال شناسی جناب غلام یزدانی، ایڈوکیٹ اس تقریب کی صدارت کریں گے۔ تمام باذوق خواتین و حضرات سے اس نشست میں شرکت کی درخواست کی جاتی ہے۔

بھارت چین یا پاکستان سے جنگ کرے گا؟

امریکی محکمہ انٹیلی جنس کی سالانہ رپورٹ میں بھارت کی چین اور پاکستان کے ساتھ کشیدگی میں اضافے کے خدشات ظاہر کیے گئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اگر کشیدگی بہت زیادہ بڑھتی ہے تو وہ جنگ کی صورت بھی اختیار کر سکتی ہے۔ امریکی انٹیلی جنس کی جانب سے ہر سال ایک ایسی رپورٹ جاری کی جاتی ہے جس میں ملکوں کو لاحق خطرات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ رپورٹ حال ہی میں امریکی کانگریس کے سپرد کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2020 میں لداخ کی گلوان وادی میں بھارت اور چین کے درمیان خونیں تصادم کے بعد جس میں بھارت کے 20 فوجی ہلاک ہوئے تھے، پیدا ہونے والی باہمی کشیدگی کے آگے بھی برقرار رہنے کا اندیشہ ہے۔ رپورٹ میں روس یوکرین جنگ کے تناظر میں کہا گیا ہے کہ چین اور پاکستان کے ساتھ بھارت کی لڑائی کے ایسے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں کہ امریکہ اس جانب فوری طور پر اپنی توجہ مبذول کرے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین کے پاس ضابطوں پر مبنی عالمی نظام کو براہ راست تبدیل کرنے کی صلاحیت ہے۔ وہ عالمی نظام کو بدلنے کی کوشش کے ساتھ اپنے ہمسایہ ملکوں کے لیے خطرہ پیدا کر سکتا ہے۔ رپورٹ میں لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) پر چین اور بھارت کی توسیع شدہ فوجی تیاریوں کے حوالے سے جوہری طاقتوں کے درمیان مسلح ٹکراؤ کے خطرے کے بارے میں خبردار کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس سے امریکی شہریوں اور مفادات کو بھی خطرات لاحق ہو جائیں اور امریکہ کی مداخلت ناگزیر ہو جائے گی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر پاکستان کی سرزمین سے سرگرم گروپوں کی جانب سے بھارت کے خلاف دہشت گرد حملے ہوتے ہیں یا بھارت کے زیر انتظام کشمیر میں تشدد پھوٹ پڑتا ہے تو مودی حکومت کا ردِعمل زیادہ سخت ہو سکتا ہے۔ اس بارے میں پاکستانی دفتر خارجہ کا کہنا ہے کہ پاکستان جنوبی ایشیا میں امن اور مذاکرات کی وکالت کرتا رہا ہے۔ خطے میں امن اور دوستی پاکستانی خارجہ پالیسی کی بنیاد ہے۔ ترجمان پاکستانی دفترِ خارجہ ممتاز زہرہ بلوچ کا وائس آف امریکہ کے ایک سوال کے جواب میں کہنا تھا کہ پاکستان بھارت کے ساتھ جموں و کشمیر سمیت تمام ایشوز پر نتیجہ خیز مذاکرات کے حق میں ہے۔ لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ بھارت کے معاندانہ رویے کی وجہ سے ایسا ماحول نہیں بن پا رہا ہے۔ امریکی رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ انتہا پسند گروپوں کی حمایت کرنا پاکستان کی طویل تاریخ ہے۔ اس پر ممتاز بلوچ کا کہنا تھا کہ پاکستان دہشت گردی سے لڑائی کے عہد کا پابند ہے۔ وہ خود مبینہ طور پر اپنے پڑوس سے پیدا ہونے والی دہشت گردی کا شکار ہے۔ واضح رہے کہ بھارت اور پاکستان دونوں ایک دوسرے پر دہشت گردی کو ہوا دینے کا الزام عائد کرتے ہیں اور دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزام کی تردید کرتے ہیں۔ سینئر دفاعی تجزیہ کار لیفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) شنکر پرساد کا کہنا ہے کہ امریکی رپورٹ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر چین یا پاکستان کی جانب سے کوئی کارروائی کی گئی تو بھارت بہت سوچ سمجھ کر اور سخت ردِعمل ظاہر کرے گا۔ وائس آف امریکہ سے گفتگو میں ان کا کہنا تھا کہ یہ بات درست ہے کہ چین ایک بہت بڑی طاقت ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ بھارت کمزور ہے۔ لیفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) شنکر پرساد کا کہنا تھا کہ آج بھارت سیاسی، اقتصادی اور فوجی وسفارتی اعتبار سے کافی مضبوط ہے۔ ایل اے سی پر اگر چین کے 50 ہزار فوجی تعینات ہیں تو بھارت کے بھی 50 ہزار تعینات ہیں۔ ان کے مطابق ایل اے سی پر بھارت کی جانب سے کافی ترقیاتی کام کیے گئے ہیں۔ وہاں بنیادی ڈھانچے کی تعمیر ہو رہی ہے اور مقامی طور پر لوگوں کو آباد کیا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکی رپورٹ کی یہ بات کافی حد تک صحیح ہے کہ اگر چین یا پاکستان کی جانب سے کوئی کارروائی کی گئی تو بھارت ٹھوس انداز میں جواب دے گا۔ ان کے بقول قبل ازیں بھارت نے اپنے زیر انتظام کشمیر میں اڑی کے مقام پر ہونے والی واردات کا جواب دیا اور پلوامہ حملے کے بعد بالاکوٹ میں کارروائی کی۔ یاد رہے کہ بھارتی میڈیا کا دعویٰ تھا کہ بھارتی فضائیہ نے بالاکوٹ میں جیش محمد کے ٹھکانے پر حملہ کر کے کافی جانی و مالی نقصان پہنچایا تھا جب کہ پاکستان اس کی تردید کرتا ہے۔ امریکی رپورٹ کی اس رائے پر کہ گلوان کے بعد دونوں ملکوں میں پیدا ہونے والی کشیدگی آگے بھی باقی رہے گی؟ شنکر پرساد کا کہنا تھا کہ گلوان تصادم کو دو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اس دوران کوئی حادثہ ہوا نہیں۔ ان کے خیال میں چین بھی یہ سمجھ رہا ہے کہ اگر اس نے کوئی کارروائی کی تو بھارت کی جانب سے سخت ردِعمل ہوگا۔ ان کے بقول گلوان واقعے کے بعد پیدا ہونے والی کشیدگی کو دور کرنے اور تنازعے کو حل کرنے کے لیے مذاکرات کیے جا رہے ہیں۔ دونوں ملکوں میں فوجی کمانڈرز کی سطح پر مذاکرات کے 17 ادوار ہو چکے ہیں اور اب 18 ویں دور کی بات ہونے والی ہے۔ سینئر تجزیہ کار شاہین نظر کا بھی کہنا ہے کہ امریکی رپورٹ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ وائس آف امریکہ سے گفتگو میں ان کا کہنا تھا کہ یہ بات درست ہے کہ بھارت کو چین کی جانب سے خطرہ ہے۔ ان کے مطابق اس رپورٹ کا ایک سیاسی پہلو بھی ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بقول ان کے اس رپورٹ سے بی جے پی حکومت کو کافی راحت محسوس ہو رہی ہوگی۔ کیوں کہ حکومت کو مہنگائی اور بے روزگاری جیسے مسائل پر اپوزیشن کی جانب سے خطرہ ہے۔ بھارت جوڑو یاترا کے بعد کانگریس رہنما راہل گاندھی کی مقبولیت میں جو اضافہ ہو رہا ہے اس سے خطرہ ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ اگر حکومت کو یہ محسوس ہوگا کہ پارلیمانی انتخابات میں اسے دشواریوں کا سامنا ہے تو وہ پاکستان کے خلاف کوئی ایسی کارروائی کر سکتی ہے جس سے 2019 کے پارلیمانی انتخابات کی مانند 2024 میں بھی فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ان کے مطابق اس وقت حکومت بہت پریشان اور دباؤ میں ہے۔ اگلے پارلیمانی انتخابات میں حکومت کے پاس عوام کو دکھانے کے لیے کوئی کام نہیں ہے لہٰذا حکومت یہ پروپیگنڈہ کر سکتی ہے کہ اس وقت ملک کو چین اور پاکستان کی جانب سے خطرہ ہے۔ شاہین نظر شنکر پرساد کے اس خیال سے متفق نہیں ہیں کہ اگر چین نے کوئی کارروائی کی تو بھارت کا ردعمل بہت سخت ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ بھارت چین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتا۔ بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے حال ہی میں یہ بیان دیا ہے کہ چین بہت بڑی معیشت ہے اور ہم اس سے نہیں لڑ سکتے۔ اس بیان پر حزب اختلاف نے اور خاص طور پر راہل گاندھی نے سخت تنقید کی تھی۔ ان کے خیال میں اس وقت پاکستان میں سیاسی عدم استحکام ہے اور چین کے صدر شی جن پنگ تیسری مرتبہ کامیاب ہوئے ہیں اور ان کے سامنے اپنی پوزیشن مستحکم کرنے اور اپنے عوام کو مطمئن کرنے کا معاملہ درپیش ہے۔ ادھر بھارت امریکہ تعلقات آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں لہٰذا چین کی طرف سے کوئی بھی قدم اٹھایا جا سکتا ہے۔ بقول ان کے ایل اے سی پر چینی کارروائیوں کے جواب میں بھارت کی جانب سے کوئی ٹھوس قدم نہ اٹھانے اور جے شنکر کے بیان سے چین کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ حکومت حزب اختلاف کو دبانے کے لیے امریکی رپورٹ کا استعمال کر سکتی ہے۔ خیال رہے کہ حکومت کا یہ موقف رہا ہے کہ وہ جذباتی ایشوز پر ووٹ مانگنے کے بجائے ترقیاتی کاموں کی بنیاد پر ووٹ مانگتی ہے اور عوام کو اس کے کاموں پر پورا بھروسہ ہے۔

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

’آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے‘

از: سہیل انجم

سینئر کانگریس رہنما راہل گاندھی اس وقت برطانیہ کے دس روزہ دورے پر ہیں۔ انھوں نے وہاں برطانوی پارلیمنٹ، کیمبرج یونیورسٹی، ہندوستانی تارکین وطن اور صحافیوں سے خطاب کیا۔ انھوں نے متعدد سوالوں کے کھل کر جواب دیے اور بے لاگ گفتگو کی۔ انھوں نے موجودہ ہندوستانی سیاست و معاشرت کے بارے میں جو باتیں کہی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ اس وقت ہندوستان میں جمہوریت خطرے میں ہے۔ اس پر شدید حملہ ہو رہا ہے۔ آئینی اداروں کو کمزور کر کے ان پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ میڈیا اور عدلیہ پر کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ اقلیتوں، دلتوں اور آدی واسیوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی کچھ بولنا چاہتا ہے تو اس کی آواز دبا دی جاتی ہے۔ حزب اختلاف اور اختلاف رائے کو کچلا جا رہا ہے۔ جو صحافی حکومت کے خلاف بولنے کی جرأت کرتے ہیں ان کو دھمکیاں دی جاتی ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ لوگوں کی جاسوسی کرائی جا رہی ہے۔ پیگاسس کی مدد سے ان کی بھی جاسوسی کرائی گئی۔ حکومت کی کوشش ہے کہ وہ ملک کی دولت کو تین چار افراد کے حوالے کر دے۔ بی جے پی ہندوستان کو ایک ’خاموش ملک‘ بنانا چاہتی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ سب چپ رہیں، کوئی کچھ نہ بولے۔ اس کے علاوہ انھوں نے وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے اس بیان پر شدید تنقید کی جس میں انھوں نے کہا تھا کہ چین ایک بڑی معیشت ہے ہمیں اس سے نہیں لڑنا چاہیے۔ راہل نے اسے بزدلی قرار دیا اور کہا کہ اگر ہمارے اسلاف ایسا ہی سوچتے تو وہ برطانوی تسلط کے خلاف لڑائی نہیں لڑ پاتے۔ جب ملک غلام تھا تو برطانیہ کی معیشت ہندوستانی معیشت کے مقابلے میں بہت بڑی تھی۔ لیکن ہمارے بزرگوں نے برطانوی حکومت کے خلاف جنگ کی اور ملک کو آزاد کرایا۔ اس کے علاوہ انھوں نے اور بھی ایسی بہت سی باتیں کی ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ باتیں اخبارات کی بھی زینت بن رہی ہیں اور اپوزیشن، انسانی حقوق کے کارکنوں اور سول سوسائٹی کی جانب سے بھی اٹھائی جا رہی ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ آج کے اطلاعاتی انقلاب کے زمانے میں کوئی بات چھپی نہیں رہتی۔ دوسرے ملکوں کے اداروں کی جانب سے بھی ہندوستان کی موجودہ صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا جاتا رہا ہے۔ راہل نے جو باتیں کہیں وہ دنیا کا ہر باشعور شخص جانتا ہے۔ لیکن اگر آپ حکومت کے ذمہ داروں، بی جے پی کے رہنماؤں اور سنگھ پریوار کے کارپردازوں کے ردعمل کو دیکھیں تو ایسا لگے گا کہ راہل نے کوئی ایسی بات کہہ دی جو ملک کے مفاد کے خلاف ہے اور جو ملک سے غداری کے مترادف ہے۔ حکومت، بی جے پی اور آر ایس ایس کے لوگ ان پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ ان پر سب سے بڑا الزام یہ لگایا جا رہا ہے کہ انھوں نے دوسرے ملک میں جا کر ہندوستان کو بدنام کر دیا ہے۔ ہیمنت بسوا سرما اور انوراگ ٹھاکر سے لے کر سمبت پاترا تک سب شمشیر برہنہ بن گئے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ تلملاہٹ کیوں ہے۔ کیا انھوں نے کوئی غلط بات کہہ دی ہے۔ کیا آج کے ہندوستان کی یہی شکل و صورت نہیں ہے۔ راہل نے ایسی کون سی غلط بات کہہ دی کہ ان کو ایک ویلن بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ان کے خلاف کیوں ایک محاذ کھڑا کر دیا گیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا آج آئینی اداروں کو کمزور نہیں کیا جا رہا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو سپریم کورٹ کو یہ نہیں کہنا پڑتا کہ اب حکومت الیکشن کمشنروں کا تقرر خود نہیں کرے گی بلکہ ایک کمیٹی کرے گی۔ کیا جمہوریت کے مندر پارلیمنٹ میں اپوزیشن ارکان کو آواز اٹھانے دی جاتی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ دوسری پارٹیوں کے منتخب ارکان کو ڈرا دھمکا کر یا لالچ دے کر خریدا جا رہا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ پہلے جن سیاست دانوں کے خلاف بدعنوانی کے الزامات کے تحت کارروائی ہو رہی تھی لیکن جب انھوں نے بی جے پی کا دامن تھام لیا تو کارروائی بند کر دی گئی۔ گویا وہ بالکل پاک صاف ہو گئے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ حکومت اپوزیشن رہنماؤں سے بغیر کسی مشورے کے تمام کام کر رہی ہے۔ کیا اپوزیشن کے خلاف سرکاری ایجنسیوں کا استعمال نہیں کیا جا رہا ہے۔ سابقہ حکومتیں بھی ایجنسیوں کا استعمال کرتی تھیں لیکن اس حکومت میں ان اداروں کی جانب سے صرف اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ ابھی چند روز قبل بہار کے سابق وزیر اعلیٰ لالو یادو نے ایک ریلی سے آن لائن خطاب میں بی جے پی اور مودی حکومت کے خلاف آواز بلند کی تو ان کی اہلیہ اور سابق وزیر اعلیٰ رابڑی دیوی کے گھر سی بی آئی پہنچ گئی۔ دہلی کے نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا کی گرفتاری کو کیا کہیں گے۔ جبکہ کرناٹک میں ایک بی جے پی ایم ایل اے کا بیٹا لاکھوں روپے رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا جاتا ہے اور اس کے گھر سے کروڑوں روپے ضبط کیے جاتے ہیں مگر اس ایم ایل اے کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ گوتم اڈانی کا اتنا بڑا کاروباری فراڈ سامنے آیا لیکن حکومت چپ ہے۔ کیا آج اقلیتوں اور ان کی عبادت گاہوں پر حملے نہیں ہو رہے ہیں۔ تازہ معاملہ ہریانہ میں ناصر اور جنید کو جلا کر ہلاک کر دینے کا ہے۔ پرگتی میدان میں منعقدہ کتاب میلے میں مفت بائبل تقسیم کرنے پر بجرنگ دل کے کارکن حملہ کر دیتے ہیں اور بائبل کے اوراق پھاڑ دیتے ہیں۔ کیا صحافیوں کے خلاف کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔ صدیق کپن کو بلا قصور پکڑا گیا اور یو اے پی اے لگا دیا گیا۔ اب بھی چھ صحافی جیلوں میں بند ہیں اور ان پر یو اے پی اے اور دیگر سنگین دفعات لگا دی گئی ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ پیگاسس کی مدد سے اپوزیشن رہنماؤں کی جاسوسی کرائی گئی اور ایک رپورٹ کے مطابق انتخابات کو متاثر کرنے کے لیے ایک اسرائیلی ایجنسی سے مدد لی گئی۔ ایسی بے شمار مثالیں ہیں جو پیش کی جا سکتی ہیں اور وہ راز نہیں ہیں بلکہ ان سے پوری دنیا واقف ہے۔ پھر یہ کیوں کہا جا رہا ہے کہ راہل گاندھی نے دوسرے ملک میں جا کر بھارت کو بدنام کرنے کی مہم شروع کر دی ہے۔

اگر ہم بفرض محال یہ بات مان لیں کہ راہل گاندھی نے غیر ملکی سرزمین پر ہندوستان کے حالات کے بارے میں بات کر کے اور حکومت کی پالیسیوں پر تنقید کر کے ملک سے غداری کی ہے تو حکومت کو اس آئینے میں اپنی بھی صورت دیکھنی چاہیے۔ ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو سے لے کر ڈاکٹر من موہن سنگھ تک تمام وزرائے اعظم نے اس روایت کی پاسداری کی کہ دوسرے ملکوں کے رہنماؤں اور وہاں بسنے والے تارکین وطن کے سامنے جب بھی گفتگو کی جائے تو ہندوستان کی اندرونی سیاست کو درمیان میں نہ لایا جائے۔ لیکن جب 2014 میں نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی کی حکومت قائم ہوئی تو یہ روایت توڑ دی گئی۔ وزیر اعظم جب بھی دوسرے ملک گئے تو انھوں نے ہندوستانی سیاست پر گفتگو کی اور حزب اختلاف اور سابقہ حکومتوں میں خرابیاں اور برائیاں ڈھونڈیں اور اپنی حکومت کی پیٹھ تھپتھپائی۔ دوسرے ممالک میں جا کر اپنے ملک کی اپوزیشن کو برا بھلا کہنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ انھوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ پہلے لوگ سوچتے تھے کہ انھوں نے پچھلے جنم میں ضرور کوئی پاپ کیا ہوگا جو بھارت جیسے ملک میں پیدا ہوئے۔ انھیں بھارت پر شرمندگی ہوتی تھی مگر اب ایسا نہیں ہے۔ اب لوگ بھارت پر فخر کر رہے ہیں۔ کیا اپنے ہی ملک کے بارے میں اس قسم کی باتیں دنیا کا کوئی اور وزیر اعظم کرتا ہوگا۔ مبصرین کے مطابق جب ایک وزیر اعظم دوسرے ملک میں جا کر اپنے ملک کے سیاسی مخالفین پر تنقید کرتا ہے تو ملک سے غداری نہیں ہوتی تو پھر اگر کوئی اپوزیشن لیڈر دوسرے ملک میں جا کر اپنے ملک کی حکومت کی ان پالیسیوں پر تنقید کرتا ہے جن کو وہ غلط سمجھتا ہے تو وہ ملک سے غداری کیسے ہو گئی۔ اگر ایک وزیر اعظم کو یہ سب کہنے کا حق ہے تو جمہوریت میں ایک اپوزیشن لیڈر کو بھی ہے۔ اگر یہ غلط ہے تو وہ بھی غلط ہے۔ لیکن یہ بات نہ تو حکومت مانے گی، نہ بی جے پی اور نہ ہی سنگھ پریوار۔ کیونکہ ان کے نزدیک ہم جو کہیں وہی صحیح ہے دوسرا جو کہے وہ غلط ہے خواہ وہ بات کتنی ہی سچی کیوں نہ ہو۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

یو کے گوڑہ کے قریب سڑک حادثہ، کار ڈرائیور زخمی

حیدرآباد: 10 / مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے مضافاتی علاقہ یو کے گوڑہ میں جمعرات کی شام رنگ روڈ پر پیش آنے والے ایک سڑک حادثے میں ایک ڈرائیور شدید طور پر زخمی ہوگیا۔ تفصیلات کے مطابق یہ حادثہ یو کے گوڈا اور ساگر روڈ کے درمیان او آر آر

کے روڈ پر یہ حادثہ پیش آیا۔ بتایا جارہا ہے کہ سرخ رنگ کی ایس یو وی کار ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی، جس کے سبب یہ حادثہ پیش آیا، شبہ ہے کہ ڈرائیور گاڑی چلاتے ہوئے فون پر بات کررہا تھا جس کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا۔ حادثے کے فوراً بعد مقامی لوگ، ٹریفک اور پولیس اہلکار موقع پر پہنچ گئے۔ زخمی ڈرائیور کو قریبی ہسپتال منتقل کردیا گیا جہاں اس کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ جائے وقوعہ سے ملنے والی تصویروں میں لوگوں کو تباہ شدہ گاڑی کو گھیرے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ تیز رفتار گاڑی ڈیوائیڈر سے ٹکرانے کے بعد قریب کے کھیت میں رکنے سے پہلے الٹ گئی تھی۔ تلنگانہ میں دو دن قبل بھی ایک سڑک حادثہ پیش آیا تھا، جس میں دو نوجوانوں کی موت ہوگئی تھی، منگل کی رات دیر گئے تلنگانہ کے ضلع کریم نگر کے سوریا نرسنگ ہوم کے قریب سڑک حادثہ میں دو نوجوانوں کی موت ہوگئی۔ پولیس حکام نے دونوں کی شناخت فوزان خان (17) اور جین الدین رضوی (17) کے طور پر کی ہے۔ کورٹ چوک سے آر اینڈ بی گیسٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے ان کی موٹر سائیکل کو حادثہ کا شکار ہوگئی، جس کے نتیجہ میں وہ شدید طور پر زخمی ہوگئے تھے جنہیں مقامی ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دیا۔

بھاری ٹریفک چالانات کی ادائیگی میں ناکام شخص کی خودکشی

حیدرآباد: 10 / مارچ (عصر حاضر نیوز) ٹریفک پولیس کے بھاری چالانات سے غریب عوام نہ صرف پریشان ہیں بلکہ اب پولیس کی ہراسانی سے غریبوں کی جان بھی جارہی ہے۔ ہزاروں روپئے کے ٹریفک چالانات کی ادائیگی میں ناکام ایک مزدور پیشہ شخص نے زہر پی کر خودکشی کرلی۔ یہ واقعہ سعید آباد کے علاقہ چنچل بستی میں پیش آیا۔ تفصیلات کے مطابق 52 سالہ اے ایلیا اور اس کی بیوی ملماں نلگنڈہ سے شہر منتقل ہوکر مزدوری کرکے زندگی گزار رہے تھے۔ اس کے پاس ایک پرانی موٹر سائیکل تھی جس پر 10 ہزار سے زیادہ ٹریفک چالانات ہونے کے نتیجہ میں گزشتہ ہفتہ میر چوک ٹریفک پولیس اسٹیشن سے وابستہ پولیس عملہ نے اسے روک لیا اور گاڑی ضبط کرلی۔ اپنی غربت، مجبوری اور ٹریفک چالانات کی رقم ادا کرنے کی سکت نہ ہونے کی بھی بات اس نے ٹریفک پولیس کو بتائی لیکن اس پر کوئی رحم نہیں کیا گیا اور سب انسپکٹر ڈی گنیش نے اس کی گاڑی ضبط کرلی۔ پولیس کی اس حرکت سے دلبرداشتہ ہوکر اس نے کیڑے مار دوا پی لی جس کے نتیجہ میں اس کی بیوی اور بچے اسے کنچن باغ کے ایک ہاسپٹل منتقل کئے جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ اس بات کی اطلاع ملنے پر سعید آباد کی پولیس کی ایک ٹیم بھی وہاں پہنچ گئی اور مقام واردات سے ایک خودکش نوٹ برآمد ہوا جس میں غریب مزدور نے ٹریفک چالانات کی رقم کی عدم ادائیگی سے بے بسی ظاہر کی اور کہا کہ اس کی خودکشی کیلئے ٹریفک پولیس ذمہ دار ہے۔ خودکش نوٹ میں اس نے ٹریفک چالانات کے ظلم سے بچانے اور غریب عوام کی مدد کرنے کی چیف منسٹر چندر شیکھر راؤ اور ان کے بیٹے کے ٹی راما راؤ سے اپیل کی۔ خودکش نوٹ برآمد ہونے کے بعد ٹریفک پولیس میں سنسنی پھیل گئی۔

محبوب آباد فوڈ پوائزننگ کا معاملہ
پانی کا نمونہ جانچ کے لیے لیب کو بھیج دیا گیا

محبوب آباد: 10 / مارچ (عصر حاضر نیوز) محبوب آباد ضلع کے دھرمنہ کالونی میں جمعرات کو کستوربا گاندھی بالیکا ودھیالیہ (کے جی بی وی) کے رہائشی اسکول میں مشتبہ فوڈ پوائزننگ کی وجہ سے 36 لڑکیاں بیمار ہوگئیں۔ جب کچھ طلباء نے پیٹ میں شدید درد اور الٹی کی شکایت کی تو انہیں ضلعی سرکاری اسپتال لے جایا گیا۔ والدین کو اطلاع ملنے پر وہ ہسپتال پہنچ گئے۔ اسکول کے اسپیشل آفیسر بی بھوانی نے شبہ ظاہر کیا کہ طلبہ آلودہ پانی اور کھانے کی وجہ سے بیمار ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خوراک اور پانی کے نمونے جانچ کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ رپورٹ کی بنیاد پر ہم کارروائی کریں گے۔ قبائلی بہبود کی وزیر ستیہ وتی راٹھوڑ نے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا اور طبی عملے کو حکم دیا کہ وہ طلباء کا مناسب علاج کریں۔

چرلاپلی جیل سے قیدی فرار؛ پولیس تلاش میں مصروف

حیدرآباد: 10 / مارچ (عصر حاضر نیوز) قتل کے ایک مقدمے میں مجرم قرار دیے جانے پر اپنی جیل کی سزا کاٹنے کے درمیان، بدھ کو ایک قیدی چیرلاپلی اوپن ایئر جیل سے فرار ہوگیا۔ 5 سالہ ملا تو حسین، جو کھمم کا رہنے والا ہے، کو 2015 میں عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی اور بعد میں سنٹرل جیل ورنگل میں سزا کا ایک حصہ گزارنے کے بعد اسے چیرلاپلی اوپن ایئر جیل منتقل کیا گیا تھا۔ اسے بدھ کے روز فارم میں کام پر مامور کیا گیا جہاں سے وہ فرار ہوگیا۔ اس کے فرار ہونے کا پتہ لگانے کے بعد، جیل کے حکام نے جمعرات کو کشائی گوڑا پولیس سے اس واقعہ کی شکایت کی، جس نے مفرور قیدی کی تلاشی شروع کرتے ہوئے ایک کیس درج کیا۔ حکام کے مطابق صرف اچھے رویے والے قیدیوں کو چرلاپلی اوپن ایئر جیل میں کھیتی باڑی کے لیے یا بڑھئی اور اسٹیل کا فرنیچر بنانے جیسے ہنر پر مبنی کام کرنے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ تاہم پولیس کو شبہ ہے کہ حسین نے آزادی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حد سے تجاوز کیا ہوگا۔

دلہے نے دلہن کا مطالبہ پورا نہ کیا، شادی سے چند لمحے قبل تقریب ہنگامہ آرائی میں تبدیل

حیدرآباد: 10 / مارچ (عصر حاضر نیوز) شادی ختم ہونے کی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ ہم پہلے بھی بہت سارے واقعات دیکھ چکے ہیں جہاں لڑکے نے جہیز کافی نہ ہونے کی وجہ سے شادی روک دی۔ لیکن ایک شادی غیر متوقع طور پر رک گئی۔ جب کہ شادی کی رسومات شروع ہونے میں صرف ایک گھنٹہ باقی تھا۔ ایسے وقت میں ایک دلہن نے شادی سے انکار کردیا۔ دلہن کا کہنا تھا کہ وہ شادی سے مطمئن نہیں ہے۔ شادی کی تقریب رشتہ داروں کے درمیان ہنگامہ آرائی میں تبدیل ہوگئی۔ اس دوران دلہن نے کہا کہ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔ محبت کی وجہ سے شادیوں کا درمیان میں ہی رک جانا، دولہے کی جانب سے اضافی جہیز کے لیے پریشان کرنا جیسے واقعات ہمیشہ کہیں نہ کہیں سامنے آتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ ایک نیا واقعہ منظر عام پر آیا۔ یہاں تک کہ یہ تنازعہ پنچایت تھانے تک پہنچ گیا۔ میڑچل ملکاجگیری ضلع کے گھٹکیسر پولیس اسٹیشن کے تحت پیش آیا۔ پوچارم میونسپلٹی کے تحت کالونی کے ایک نوجوان نے کھمم ضلع کی ایک نوجوان خاتون سے شادی کی۔ دونوں خاندانوں کے درمیان بزرگوں کی موجودگی میں لڑکی کو دو لاکھ روپے نقد دینے کا معاہدہ ہوا۔ شادی اس ماہ کی 9 تاریخ بروز جمعرات شام 7:21 پر طے ہوئی تھی۔ لڑکے کے گھر والوں نے رشتہ داروں کو دعوت نامے تقسیم کرتے ہوئے کہا کہ شادی گھٹکیسر کے ایک فنکشن ہال میں ہوگی۔ لڑکے کے گھر والے اور رشتہ دار مہورت کے وقت سے پہلے فنکشن ہال پہنچ گئے، جیسے جیسے مہورت کا وقت قریب آرہا تھا، لڑکی نہیں آئی تو لڑکے کے گھر والے الجھن میں پڑ گئے۔ دلہن نے شدت سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس کا مطالبہ پورا نہ کیا جائے تو وہ شادی منسوخ کردے گی۔ دولہے کے اہل خانہ نے بالآخر پولیس سے رجوع کیا۔ مقامی سی آئی اشوک ریڈی نے دلہن کے اہل خانہ کو اسٹیشن پر بلایا۔ بعد ازاں لڑکی اور لڑکے کے گھر والوں میں لڑائی ہوگئی۔ پولیس نے ان کی سرزنش کی اور دونوں گھر والوں نے صلح کی کوشش کی لیکن ان سب کے باوجود یہ شادی رک گئی۔ کلیانہ منڈپم جسے رشتہ داروں کے ساتھ سجایا جانا تھا، مدھم پڑ گیا۔ آس پاس کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ایسی وجہ سے شادی رکی ہے۔

شادی کے اگلے ہی دن دولہا اپنی بیوی کو سڑک پر چھوڑ کر فرار

بنگلور: 10 / مارچ (عصر حاضر نیوز) کرناٹک کے مہادیو پور میں ایک عجیب واقعہ سامنے آیا ہے۔ ایک دولہا شادی کے اگلے ہی دن بیوی سے راہِ فرار اختیار کر گیا۔ تقریباً دو ہفتے تک اپنے شوہر کی تلاش کے بعد کوئی نتیجہ نہ نکلنے پر متاثرہ نے پولیس سے رجوع کیا۔ پولیس نے مقدمہ درج کرکے پتہ لگایا تو انکشاف ہوا کہ نیا دولہا سابق عاشق کی دھمکیوں کے باعث بھاگ گیا۔ بنگلور کے مہادیو پور علاقے سے تعلق رکھنے والے 26 سالہ جارج نامی شخص نے 15 فروری کو اسی علاقے کی 22 سالہ خاتون سے شادی کی۔ تاہم شادی کے اگلے دن نو بیاہتا جوڑا چرچ جا رہا تھا کہ سڑک پر ٹریفک جام ہوگیا۔ یہ سوچ کر کہ یہ صحیح وقت ہے، جارج کار کا دروازہ کھول کر راہِ فرار اختیار کرلی۔ اس سے چونک کر اس کی بیوی کار سے باہر نکلی اور اس کا پیچھا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اسے ڈھونڈنے میں ناکام ہوگئی۔ اس کے بعد دونوں خاندانوں کے افراد نے تقریباً دو ہفتوں تک جارج کی تلاش شروع کی۔ تاہم اس کا ٹھکانہ معلوم نہ ہوسکا۔ نتیجے میں متاثرہ کے گھر والوں نے 5 مارچ کو پولیس میں شکایت درج کرائی۔ جارج گوا میں ایک کمپنی میں کام کرتا ہے۔ گوا میں اپنے قیام کے دوران، جارج کا اپنے ساتھی کارکن، ڈرائیور کی بیوی کے ساتھ غیر ازدواجی تعلق تھا۔ وہ دو بچوں کی ماں ہے اور اس وقت اسی کمپنی میں بطور کلرک کام کرتی ہے۔ جارج کی والدہ کو اس رشتے کا علم ہوا اور انہوں نے اس سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے جارج سے کہا کہ وہ اپنی گرل فرینڈ کو چھوڑ دے۔ تاہم، جارج نے اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو جاری رکھا۔ اس کے بعد جارج کی ماں نے بھی یہ بات اس کی ہونے والی دلہن کو بتائی۔ اس کے ساتھ جارج نے اپنی ہونے والی بیوی کو یقین دلایا کہ وہ اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ تعلقات جاری نہیں رکھیں گے۔ وہ جارج پر اپنے بھروسہ جتایا اور اس کے ساتھ اس شادی پر راضی ہوگئی۔ لیکن جب جارج کی سابقہ گرل فرینڈ کو معلوم ہوا کہ شادی طے پاگئی ہے، تو اس نے دھمکی دی کہ وہ ان کے ساتھ رہنے کے دوران لی گئی ویڈیوز اور تصاویر کو ظاہر کردے گی۔ یہ بات جارج نے اپنی بیوی کو بھی بتائی۔ دلہن نے اس معاملے میں اپنے والدین سے ضروری مدد فراہم کرنے کا وعدہ کیا۔ تاہم، جارج اپنی سابقہ گرل فرینڈ کی دھمکیوں کو برداشت نہیں کرسکا اور شادی کے اگلے ہی دن اپنی بیوی سے بھاگ گیا۔ فی الحال، پولیس نے ایک کیس درج کرلیا ہے اور انکشاف کیا ہے کہ وہ جارج کی تلاش کررہی ہے۔

کھیل کی خبریں

احمد آباد ٹیسٹ: آسٹریلیا 480 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئی

احمد آباد ٹیسٹ میں آسٹریلیا کی پوری ٹیم بھارت کے خلاف پہلی اننگز میں 480 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئی۔ احمد آباد کے نریندر مودی کرکٹ اسٹیڈیم میں آسٹریلیا نے جمعے کو چار وکٹوں کے نقصان پر 255 رنز سے اپنی نامکمل اننگز دوبارہ شروع کی۔ اس موقع پر عثمان خواجہ 104 اور کیمرون گرین 49 رنز کے ساتھ کریز پر موجود تھے۔ دونوں بلے بازوں نے پانچویں وکٹ پر 208 رنز کی شراکت قائم کی۔ آسٹریلیا کا مجموعی اسکور 378 تک پہنچا تو کیمرون گرین 114 رنز بنا کر روی چندرن ایشون کی گیند پر وکٹ کے پیچھے آؤٹ ہوگئے۔ گرین کے آؤٹ ہونے کے بعد ایلیکس کیری اور مچل اسٹارک فوراً ہی پویلین لوٹ گئے لیکن عثمان خواجہ ٹیم کا اسکور آگے بڑھاتے رہے۔ آسٹریلیا نے اسکور بورڈ پر 408 رنز کا ہندسہ جمایا تو خواجہ اکشر پٹیل کی گیند پر ایل بی ڈبلیو آؤٹ ہوگئے۔ انہوں نے 21 چوکوں کی مدد سے 180 رنز بنائے۔ عثمان خواجہ کے آؤٹ ہونے کے بعد نویں وکٹ پر نیتھن لیون اور ٹوڈ مرفی نے بیٹنگ کو سہارا دیا اور ٹیم کا ٹوٹل 479 تک پہنچا دیا۔ لیون اور مرفی رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ چار میچز پر مشتمل سیریز کے چوتھے اور آخری میچ میں آسٹریلیا نے اسکور بورڈ پر 480 کا ہندسہ جما کر مخالف ٹیم کے لیے مشکل کھڑی کردی ہے۔ بھارت کی جانب سے روی چندرن ایشون چھ وکٹیں حاصل کرنے میں کامیاب رہے جب کہ محمد شامی دو، رویندرا جڈیجا اور اکشر پٹیل ایک ایک وکٹ حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ دونوں ٹیموں کے درمیان چار میچز کی سیریز میں میزبان بھارت کو 1-2 کی برتری حاصل ہے اور حیدرآباد ٹیسٹ سیریز جیتنے اور برابر ہونے کے لیے فیصلہ کن ہے۔ دوسرے دن کا کھیل ختم ہونے تک بھارت نے بغیر کسی نقصان کے 36 رن بنالیے تھے۔ کپتان روہت شرما 17 اور شبھمن گل 18 کے ساتھ کریز پر موجود تھے۔

چنئی میں تیسرے ون ڈے کے ٹکٹوں کی فروخت

چنئی، 10 مارچ (ذرائع) ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان تیسرے اور آخری ون ڈے کے ٹکٹوں کی فروخت 13 مارچ سے شروع ہوگی۔ ایم اے چدمبرم

اسٹیڈیم میں 22 مارچ کو ہونے والے میچ کے لیے ٹکٹوں کی آن لائن فروخت 13 مارچ سے شروع ہوگی۔ تمل ناڈو کرکٹ ایسوسی ایشن (ٹی این سی اے) نے جمعہ کو جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ ٹکٹ پے ٹی ایم اور انسائیڈر سے آن لائن خریدے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ 18 مارچ سے آف لائن ٹکٹ عوام کے لیے دستیاب کرائے جائیں گے جو اسٹیڈیم کے باہر موجود کاؤنٹر سے خریدے جاسکتے ہیں۔ ٹی این سی اے نے جسمانی طور پر معذور افراد کے لیے I لوئر اسٹینڈ میں نشستوں کا انتظام کیا ہے، جنہیں اپنی نشستوں تک پہنچنے کے لیے وہیل چیئر تک رسائی حاصل ہوگی۔ چیف منسٹر ایم کے اسٹالن کرکٹ میچ کے دوران دو نئے اسٹینڈز کی نقاب کشائی کریں گے۔ دوسری جانب انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کی تیاریوں میں مصروف بھارتی ٹیم کے سابق کپتان اور چنئی سپر کنگز کے کپتان مہندر سنگھ دھونی کو بھارت آسٹریلیا ون ڈے میں تماشائی کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ چنئی تقریباً تین سال بعد ایک روزہ بین الاقوامی میچ کی میزبانی کررہا ہے۔

ڈبلیو پی ایل: ممبئی نے دہلی کو آٹھ وکٹوں سے شکست دی

ممبئی، 10 / مارچ (ایجنسیز) سائقہ اسحاق، ایزی وانگ (3/10) اور ہیلی میتھیوز (3/19) کی شاندار گیند بازی کے بعد یاستیکا بھاٹیا (40)

کی زبردست بلے بازی کی بدولت ممبئی انڈینس نے بدھ کے روز ویمنس پریمیر لیگ (ڈبلیو پی ایل) میں دہلی کیپٹلس کو آٹھ وکٹوں سے شکست دی۔ کیپٹلز کی جانب سے کپتان مگ لیننگ نے 41 گیندوں پر پانچ چوکوں کی مدد سے 43 رنز بنائے جبکہ جمیما روڈریگز نے 18 گیندوں پر تین چوکوں کی مدد سے 25 رنز بنائے۔ ان دونوں کے علاوہ کیپٹلز کا کوئی بھی بلے باز دوہرا ہندسہ عبور نہ کرسکا اور ٹیم 18 اوورز میں آل آؤٹ ہوگئی۔ ڈبلیو پی ایل کے ذریعے شہرت حاصل کرنے والی سائقہ نے تین اوورز میں صرف 13 رنز دے کر لیننگ اور روڈریگس سمیت تین بلے بازوں کو آؤٹ کیا۔ وانگ نے چار اوورز میں صرف 10 رن دے کر تین وکٹیں حاصل کیں جبکہ میتھیوز نے چار اوورز میں 19 رن دے کر تین وکٹیں حاصل کیں۔ ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے یستیکا نے 32 گیندوں پر آٹھ چوکوں کی مدد سے 41 رنز بنا کر کیپٹلز کو تقریباً میچ سے باہر کردیا۔ یستیکا اور میتھیوز (32) ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی آؤٹ ہوگئیں، جس کے بعد نیٹ سیور برنٹ (23 ناٹ آؤٹ) اور ہرمن پریت کور (ناٹ آؤٹ 11) نے ممبئی کو فتح سے ہمکنار کیا۔

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
روزنامہ عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR

بہار کے گیا ضلع میں ایک ایسا مدرسہ جو پولیس جوانوں کی قیادت میں چل رہا ہے

گزشتہ 30 سالوں سے مدرسہ انتظامیہ کمیٹی کے صدر، سکریٹری اور خزانچی پولیس کے مسلم اہلکار ہیں، مدارس اسلامیہ کے خلاف چل رہی نفرت انگیز مہم کے دوران مثالی اقدام

گیا: 10 مارچ (عصر حاضر نیوز) ملکی سطح پر مدارس اسلامیہ کے خلاف ہندو شدت پسندوں کی جانب سے اکثر و بیشتر متنازع بیانات دیے جاتے رہتے ہیں لیکن مدارس کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے بہت سے لوگ تعریف بھی کرتے ہیں۔ گیا میں ایک ایسا مدرسہ ہے جس سے براہ راست محکمہ پولیس جڑا ہوا ہے۔ شہر گیا میں واقع پولیس لائن ہے جو ضلع پولیس کا ہیڈکوارٹر ہے اس سے ایک مدرسہ اور ایک عالیشان مسجد متصل ہے۔ یہاں پولیس لائن میں مدرسہ اہلسنت مدینۃ العلوم یتیم خانہ کے نام سے ایک مدرسہ ہے، جو تقریبا دس کھٹے سے زیادہ جگہ پر واقع ہے۔ اس مدرسہ میں دیگر مدارس کی طرح ہی تعلیمی نظام حفظ قرآن، عالمیت کی ابتدائی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کا نظم ہے۔ طلبہ کی تعداد سو کے قریب ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ یہ نہ صرف پولیس لائن میں واقع ہے بلکہ اسے مسلم پولیس اہلکار ہی چلاتے ہیں۔ اس مدرسہ کی دیواروں پر پولیس کے اعلیٰ افسران کے ناموں کی تختیاں لگی ہوئی ہیں، جنہوں نے کسی عمارت یا باونڈری کا افتتاح کیا ہے۔ گزشتہ 30 سالوں سے مدرسہ انتظامیہ کمیٹی کے صدر، سکریٹری اور خزانچی پولیس کے مسلم اہلکار ہیں۔ کمیٹی میں شامل جس اہلکار کا تبادلہ ہوتا ہے تو اسکی جگہ پر پولیس کا دوسرا اہلکار شامل ہو جاتا ہے۔ سنہ 2002 میں ضلع کے سابق ایس پی روندرن شنکرن موجودہ وقت میں اے ڈی جی نے یہاں پولیس لائن میں تعینات پولیس اہلکاروں کی میٹنگ کر کے ایک نظام بنایا تھا کہ جتنے مسلم پولیس اہلکار یا افسران ضلع میں تعینات ہوں گے، انکی تنخواہ سے کچھ رقم جو انکی مرضی سے ہو وہ براہ راست مدرسہ کے کھاتے میں جائے گی اور اتنی رقم حذف کر کے ہی تنخواہ کی ادائیگی ہوتی تھی چونکہ پولیس محکمہ میں پہلے 'پے رول' کا نظام تھا، اسلیے اس میں آسانی تھی، یہ سلسلہ برسوں تک جاری رہا تاہم پے رول کا نظام بند ہونے کے بعد پولیس اہلکار اپنے کھاتے میں تنخواہ آتے ہی وہ خود اتنی رقم کو مدرسہ کے کھاتے میں ٹرانسفر کر دیتے ہیں یا پھر نقد رقم مدرسہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ مدرسہ اہلسنت مدینۃ العلوم یتیم خانہ کے مہتمم مولانا شبیر اشرفی بتاتے ہیں کہ مسجد اور اس کے احاطے میں واقع مزار حضرت انجان شہید کی تاریخ تین سو برس قدیم ہے تاہم مدرسہ کی بنیاد سنہ 1969 میں حافظ جمیل عزیزی نے حافظ ملت مبارک پور کے ہاتھوں رکھوایا۔ مدرسہ قائم ہونے کے بعد بہتر ڈھنگ سے چلا بھی لیکن بعد میں اس کو چلانے میں دشواری پیش آنے لگی۔ اسی دوران یہاں پولیس لائن میں تعینات مسلم پولیس اہلکاروں نے اہل محلہ سے مدرسہ کے انتظام و انصرام کی ذمہ داری لے لی اور محلے کے لوگوں کے صلاح و مشورے کے بعد ایک نظام بحال کیا گیا۔ تقریبا تیس برسوں سے پولیس کے جوان و افسران ہی اس مدرسہ کو چلا رہے ہیں اور انکی دیکھ بھال میں کافی ترقی بھی ہوئی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کہ اس میں محلے کے لوگوں کا تعاون نہیں ہے بلکہ پولیس کمیٹی کو محلے کے ہر فرد کی جانب سے ہر طرح سے مدد کی جاتی ہے۔ سنہ 2003 تک مدرسہ کی جگہ پر باونڈری نہیں تھی چونکہ جس جگہ پر مدرسہ واقع ہے وہاں سے کچھ دوری پر مسلم آبادی ہے، اسلئے یہاں مدرسہ کے علاقے میں شام ہوتے ہی شرارتی لوگ پہنچ کر نشہ اور تاش بازی کرنے لگتے تھے۔ مدرسہ کے لوگوں کی طرف سے منع کرنے پر وہ جھگڑا کرنے پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ اسکی اطلاع جب ایس پی روندرن شنکرن کو ملی تو، انہوں نے اس معاملے کو سنجیدگی سے لیا اور وہ خود ہر شام مدرسہ پہنچ جاتے تھے۔ ایس پی کے پہنچتے ہی پولیس کے جوان حرکت میں آجاتے تھے۔ بعد ازاں ایس پی نے مسلم پولیس اہلکاروں کو جمع کر کے انکا حوصلہ بڑھایا اور باونڈری کرانے کا مشورہ دیا۔ جب یہاں باونڈری کا کام شروع ہوا تو روندرن شنکرن خود موجود رہے اور انہوں نے مقامی تھانہ کو ہدایت دی کہ باونڈری کے کام میں دخل دینے والوں پر کاروائی کریں۔ سابق ڈی آئی جی نیئر حسنین نے بھی اس مدرسہ کی ترقی اور پیش آنے والے مسائل کو حل کرانے میں اہم تعاون کیا ہے۔ پولیس لائن مدرسہ میں ہر برس ایک بڑی دعوت افطار کا اہتمام ہوتا ہے۔ دعوت ضلع کے سینئر ایس پی کی طرف سے ہوتی ہے اور انہی کے دستخط سے افطار پارٹی کا دعوت نامہ شہر میں تقسیم ہوتا ہے۔ پولیس کے اعلیٰ افسران سمیت ضلع کے سبھی بڑے افسران اور معززین کی شرکت ہوتی ہے۔ یہاں ضلع میں جو بھی ایس ایس پی ہوتے ہیں، وہ ایک بار ضرور مدرسہ کا جائزہ لینے آتے ہیں اور یہاں کی تعلیم و تربیت سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ مدرسہ اہلسنت مدینۃ العلوم کے سکریٹری امتیاز احمد (پولیس اہلکار) نے کہا کہ پولیس افسران کا بڑا تعاون ہوتا ہے۔ یہاں تعمیراتی کاموں میں کئی مسائل پیش آئے لیکن افسران کی مداخلت کے سبب فوری طور پر مسئلہ حل ہوگیا۔ یہاں تعلیم پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ وہیں طالب علم محمد عرفان نے کہا کہ یہاں تعلیم، طعام اور قیام کا بہترین نظم ہے۔ میٹرک تک کی تیاری کیلئے بھی نظم کیا گیا ہے۔ پولیس کمیٹی کی طرف سے انہیں اسپورٹس میں بھی توجہ دی جاتی ہے۔ وہ اس برس حفظ قرآن مکمل کر چکے ہیں۔ اگلے برس وہ میٹرک کا امتحان بھی دیں گے۔ ہر دن قومی ترانہ کے ساتھ کلاس کا آغاز ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ مسلم پولیس اہلکاروں کی خدمات کی تعریف پولیس کے اعلیٰ افسران بھی کرتے رہے ہیں۔ یہاں دوسرے پولیس جوان بھی مسلم پولیس جوانوں کے شانہ بشانہ ہوتے ہیں۔

سعودی عرب کی روس اور یوکرین کے درمیان مذاکرات میں سہولت کاری کی پیش کش

ریاض، 10 مارچ (اے یو ایس) سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے کہا ہے کہ ان کا ملک روس اور یوکرین کے درمیان مذاکرات میں سہولت کاری کے لیے تیار ہے۔ شہزادہ فیصل نے ماسکو میں اپنے روسی ہم منصب سرگئی لافروف کے ساتھ کانفرنس میں پیش کش کی کہ سعودی عرب یوکرین کے بحران کے حل کے لیے ثالثی کو تیار ہے۔ اس سے قبل سعودی وزیر خارجہ اور لافروف نے یوکرین کی جنگ، دوطرفہ تعلقات اور تیل کی منڈیوں کے استحکام سمیت بین الاقوامی سطح پر ہونے والی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں وزراء خارجہ نے روس اور سعودی عرب کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مزید فروغ دینے کی اہمیت کا اظہار کیا۔ شہزادہ فیصل نے کہا کہ سعودی عرب روس کے ساتھ ہر سطح پر تعلقات کو مضبوط بنانا اور فروغ دینا چاہتا ہے۔ لافروف نے نیوز کانفرنس میں کہا: ''ہم سعودی عرب کے ساتھ تمام شعبوں میں تعاون بڑھانے کی خواہش کی بھی تصدیق کرتے ہیں''۔ او پیک پلس کے پلیٹ فارم سے باہمی تعاون کے بارے میں انھوں نے کہا کہ ہم نے وعدوں پر مسلسل عمل درآمد کی توثیق کی ہے جبکہ شہزادہ فیصل نے تیل کی عالمی مارکیٹ میں استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے سعودی عرب کی خواہش کا اعادہ کیا۔ یمن کی صورت حال کے بارے میں پوچھے جانے پر شہزادہ فیصل نے کہا کہ سعودی عرب تنازع کے خاتمے کے لیے یمنی فریقوں کے درمیان مذاکرات شروع کرنا چاہتا ہے۔ انھوں نے صحافیوں کو بتایا: ''ہم یمن میں پہلے مستقل جنگ بندی تک پہنچنا چاہتے ہیں اور پھر ایک سیاسی عمل شروع کرنا چاہتے ہیں''۔ روسی وزیر خارجہ نے یوکرین اور یمن کے تنازعات کے حل کے لیے سعودی عرب کی کوششوں کو سراہا اور یوکرین کے صدر ولودی میر زیلنسکی کی جانب سے ماسکو کے ساتھ مذاکرات سے انکار کو مسلسل جارحیت کی وجہ قرار دیا۔ انھوں نے کہا: ''ہم نہیں سمجھتے کہ یوکرین روس کے ساتھ سنجیدہ بات چیت کرنے کی خواہش رکھتا ہے''۔

جرمنی میں چرچ کے اندر فائرنگ، 7 افراد ہلاک، 8 زخمی

برلن، 10 مارچ (اے یو ایس) جرمن پولیس نے اعلان کیا کہ شمالی شہر ہیمبرگ میں ایک چرچ کے اندر فائرنگ کے نتیجے میں متعدد افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے ٹوئٹر پر کہا ہے ابتدائی اشارے یہ ہیں کہ گروسبورسٹل میں ڈیلبوگی سٹریٹ کے چرچ میں گولیاں چلائی گئیں۔ کئی افراد کو شدید چوٹیں آئیں، جن میں سے کچھ جان لیوا ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ فائرنگ کرنے والا بھی جائے وقوعہ پر مرنے والوں میں شامل تھا کیونکہ فرار ہونے والے قاتلوں کی موجودگی کا کوئی اشارہ نہیں ملا۔ روزنامہ ''Bild'' نے اس واقعہ کو ''خون کی ہولی'' قرار دیا اور بتایا کہ فائرنگ میں سات افراد ہلاک اور آٹھ شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ فائرنگ شہر کے شمال میں واقع ''یہوواہ کے گواہ'' چرچ کے اندر ہوئی۔ پولیس کے ایک ترجمان نے ''این ٹی وی'' کو بتایا کہ جرمنی کے دوسرے بڑے شہر کے شمال میں واقع گراس بورسٹل میں تین منزلہ عمارت میں سکیورٹی فورسز کو عمارت میں فائرنگ کی اطلاع دینے کے لیے کال موصول ہوئی۔ ترجمان نے نشاندہی کی کہ مداخلت کرنے والے دستے بہت تیزی سے عمارت میں داخل ہوئے تھے۔ ترجمان کے مطابق عمارت کے اوپری حصہ سے گولی چلنے کی آواز بھی سنائی دی۔ شام کو عمارت میں ایک اجتماع تھا۔

فلسطینی مزاحمت کار کی فائرنگ سے تین اسرائیلی زخمی

مقبوضہ بیت المقدس، 10 مارچ (اے یو ایس) اسرائیلی پولیس نے اعلان کیا ہے کہ تل ابیب کے مرکز میں ایک فلسطینی مزاحمت نے گولی مار کر 3 اسرائیلیوں کو زخمی کر دیا، جن میں سے ایک بعد ازاں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہوگیا۔ اسرائیلی پولیس نے کہا

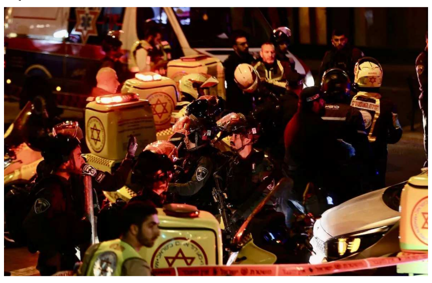

کہ انہوں نے تل ابیب میں گولی چلانے والے کو جوابی فائر کر کے موت سے ہمکنار کر دیا۔ یہ واقعہ شہر کی سب سے مشہور اسٹریٹس ڈیزنگوف پر واقع ایک کیفے میں پیش آیا۔ بعد ازاں اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) نے اعلان کیا کہ تل ابیب میں فائرنگ کرنے والا نوجوان تنظیم کے عسکری بازو عزالدین القسام بریگیڈ کا ایک رکن تھا۔ حماس کے جاری کردہ بیان کے مطابق ''تنظیم القسام بریگیڈ سے تعلق رکھنے والے ہیرو معتز باللہ صلاح الخواجہ کی شہادت پر افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ شہید ہونے والا نوجوان اسرائیلی جیلوں میں قید رہ چکا ہے''۔ حماس نے مزید کہا ''کہ یہ آپریشن قابض ریاست کے ان جرائم کے جواب میں کیا گیا فلسطینیوں کی قوت ارادی کو کمزور کرتے ہیں''۔ ''مقبوضہ مغربی کنارے میں رام اللہ کے قریب نعلین گاؤں سے تعلق رکھنے والے قسامی حملہ آور کے والد صلاح الخواجہ نے بتایا کہ انہیں سوشل میڈیا کے ذریعے معلوم ہوا کہ ان کے 23 سالہ بیٹے المعتز باللہ الخواجہ تل ابیب میں کارروائی کی۔ ایک پڑوسی نے بتایا کہ الخواجہ کے گھر پر شہید کی آخری رسومات کی تیاریاں رات گئے ہی شروع ہوگئیں۔ صلاح نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ''کہ یہ نوجوانوں کی طرف سے ایک فطری ردعمل ہے جو ہر روز قابض دشمن کے مظالم دیکھتے ہیں''۔ ان کا کہنا تھا کہ میرا بیٹا اکیلا ہے اور نعلین میں گھریلو سامان کی دکان کے مینیجر کے طور پر کام کرتا ہے۔ دریں اثناء فلسطین کی اسلامی جہاد موومنٹ نے اپنے ترجمان طارق عزالدین کے ذریعے کہا ہے کہ'' ہم تل ابیب میں کمانڈو آپریشن کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس نے اسرائیلی سکیورٹی سسٹم کو تباہ کر دیا ہے''۔ اسرائیلی میڈیا نے بتایا کہ حملہ آور کے پاس اسرائیل میں داخلے کا اجازت نامہ نہیں تھا جب اس نے حملہ کیا۔ اسرائیلی ایمبولینس سروس نے حملے میں 3 افراد کے زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔ ٹیلی ویژن فوٹیج میں بھی بڑی تعداد میں پولیس اور طبی عملے کو جائے وقوعہ پر دکھایا گیا ہے۔ ''124 نیوز'' ٹیلی ویژن نے کہا کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو جو اس وقت روم کا دورہ کر رہے ہیں نے اس واقعے کو'' انتہائی سنگین حملہ'' قرار دیتے ہوئے خطے میں پولیس اور سکیورٹی فورسز کو مضبوط کرنے پر زور دیا۔ ٹائمز آف اسرائیل نے اطلاع دی ہے کہ نیتن یاہو کو اپنے موجودہ دورہ روم کے دوران اس واقعے کے بارے میں بریفنگ ملی، جہاں ملٹری سیکرٹری ایوی گل نے وزیر اعظم کے کان میں اس وقت سرگوشی کی جب وہ اطالوی دارالحکومت میں ایک عبادت گاہ میں بیٹھے تھے اور انہیں حملے کی اطلاع دی۔ اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر ایتمار بن گویر نے بھی اس حملے کو 'خطرناک' قرار دیا۔ یہ حملہ انتہائی تناؤ کے ماحول میں ہوا اور دسمبر کے آخر میں اسرائیل کی تاریخ میں سب سے زیادہ دائیں بازو کی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد سے اسرائیل فلسطین تنازعے سے متعلق تشدد میں واضح اضافہ ہوا۔

شامی اور ترک بچوں میں خوف

ہماری دنیا پھر سے الٹ جائے گی!

شام اور ترکیہ میں گزشتہ ماہ کے ہولناک زلزلے کے بعد آنے والے آفٹر شاکس سے وہاں کے مقیم بچوں کو خوف

ہے کہ ان کی دنیا پھر سے الٹ جائے گی۔ عرب نیوز کے مطابق زلزلے سے متاثرہ علاقے میں بحالی کی خدمات پر مامور مواصلات کے ماہر یونیسف کے اہلکار نے سکائی نیوز کو بتایا ہے کہ شام میں آنے والے آفٹر شاکس سے بچوں کے خوف میں اضافہ کیا ہے۔ ماہر مواصلات جو انگلش نے کہا ہے کہ یہاں کے رہائشی بچوں کو مستقبل کی امید دلانے کے لیے متاثرہ علاقوں میں سکولوں کا دوبارہ کھلنا انتہائی اہم ہے۔ سکولوں میں اپنی پڑھائی کے ساتھ مصروف ہو جانے والے بچوں میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ بہتری آنے والی ہے تاہم شام میں خانہ جنگی امدادی کارروائیوں میں رکاوٹ ثابت ہو رہی ہے۔ قبل ازیں شام میں خانہ جنگی بہت سے خاندانوں کی نقل مکانی کا سبب بنی تھے جب کہ اب زلزلے کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ یونیسف اہلکار نے 9 سالہ شامی بچے ماجد کی کہانی سناتے ہوئے کہا کہ اس کا پورا بچپن فضائی حملوں کے باعث نقل مکانی میں گزرا ہے اور اب ایک بار پھر وہ نقل مکانی پر مجبور ہوا ہے اور اس کی ماں ہولناک زلزلے کے بارے میں اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ماجد اور اس کے بھائی کا ڈاکٹر اور انجینئر بننے کا عزم ہے اور جب میں ان کے ارد گرد دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ ہمیں ان بچوں کی ہر صورت مدد کرنے کے قابل ہونا چاہئے۔ ماجد سے پوچھے جانے پر وہ ڈاکٹر اس لیے بننا چاہتا ہے کہ زلزلے کی ہولناکی اور فضائی حملوں کی تباہی میں زخمی ہو جانے والوں کو طبی امداد دے سکے۔ ماجد کے بھائی کا انجینئر بننے کا خواب اس لیے ہے کہ وہ اپنے ارد گرد بار بار تباہی کو دیکھ رہا ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ ان خوفناک آفات کے بعد تعمیر نو میں حصہ لے گا۔ شام کے بحران کے بارے میں بات کرتے یونیسف کے کارکن کا خیال ہے کہ ہمیں پرامید رہنا چاہئے کہ ہم ایک ماہ یا ایک سال بعد ایسی صورتحال میں نہیں ہوں گے بلکہ دنیا کے ساتھ بہت آگے بڑھ چکے ہوں گے۔ جو انگلش نے شام میں حالیہ دنوں ہیضے کی بڑھتی ہوئی وباء پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ یہ کیفیت بچوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن سکتی ہے۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

خواتین کی تعلیم و تربیت

از: مفتی محمد تبریز عالم قاسمی

انسان جب زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوتا ہے تو واقعی وہ انسان ہوتا ہے، ہر زمانے میں تعلیم یافتہ حضرات کی قدر و قیمت رہی ہے؛ تعلیم کے بغیر ترقی و عروج کی خواہش، بے بنیاد خواہش ہے، انسان کی نافعیت کے لیے، دینی تعلیم، اسلامی تربیت، ایمانی شائستگی اور انسانی عادات و آداب کی اتنی ہی ضرورت ہے، جتنی ضرورت مچھلی کے لیے پانی کی ہے، تعلیم وہ نسخۂ کیمیا ہے، جس سے مُردوں کی مسیحائی عمل میں آسکتی ہے، یہی وجہ ہے کہ احادیث میں دینی تعلیم کے حصول کی افادیت و اہمیت کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

خداوند قدوس نے دنیا کو آباد رکھنے کے لیے حضرت آدم عزّوجلّ تعالیٰ کے ساتھ حضرت حواء کو بھی پیدا فرمایا اور پھر ان دونوں سے نسلِ انسانی کا سلسلہ شروع ہوا اور ایک تناسب سے مرد و خواتین کی تخلیق ہوتی رہی، مکلف بن جانے کے بعد دونوں کی ذمہ داریاں الگ الگ طے کر دی گئیں، مردوں کو بطورِ خاص خارجی معاملات کا نگراں بنایا گیا؛ جب کہ عورتوں کو اندرونِ خانہ معاملات کا ذمہ دار بنایا گیا اور اسے تاکید کی گئی کہ اس کی عزت و آبرو اور اخروی فلاح و بہبود، چراغِ خانہ بنے رہنے میں مضمر ہے اور اس کا شمعِ محفل بننا اسلام کو پسند نہیں؛ اسی لیے خالق کائنات نے عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات ان سب کا مکلف جیسے مردوں کا بنایا ہے، ویسے ہی عورتوں کو بھی اس کا مخاطب بنایا ہے، اسی لیے علم کا حصول دونوں ہی صنفوں پر فرض قرار دیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ علم کے جو ذرائع ہیں یعنی انسان کی ظاہری حواس، عقل و فہم اور دوسرے انسانوں سے استفادہ کی صلاحیت، مردوں میں بھی پائی جاتی ہیں اور عورتوں میں بھی۔

جہاں اس امر کا انکار اسلامی نقطۂ نظر سے ناممکنات میں سے ہے کہ مردوں کے لیے اتنا علم اور اتنی دینی تعلیمات بے حد ضروری ہے، جن سے وہ دین پر صحیح طور سے عمل پیرا ہو سکیں اور شریعت کے مطالبات کو روبہ عمل لا کر نگاہِ شریعت میں معتبر بن سکیں، وہیں یہ بھی حقیقت ہے کہ عورتوں کے لیے دینی تعلیم و تربیت سے آگاہ ہونا اور دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونا، آئندہ کی دائمی حیات کے لیے ناگزیر ہے، اور اسی دینی تعلیم و تربیت کو روبہ عمل لا کر کے ایک عام قومی بیداری اور اجتماعی شعور کو ترقی دینے کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکتا ہے اور چوں کہ عورت کے کئی رنگ ہیں، کبھی وہ رحمت کی شکل میں بیٹی کا روپ لیے ہوتی ہے، تو کبھی پیاری بہن، کبھی کسی کی شریک حیات ہوتی ہے، تو کبھی ماں کی شکل میں شجر سایہ دار؛ اس لیے اس کی ذمہ داری کچھ زیادہ ہی بڑھ جاتی ہے اور اس کے لیے زیورِ تعلیم کی قیمت، سونے چاندی سے بھی بڑھ جاتی ہے؛ چوں کہ اسلام سے قبل عورتوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دی جاتی تھی؛ اس لیے آپ نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دلائی، آپ کا ارشاد ہے: جو شخص اپنی بیٹی کی خوب اچھی طرح تعلیم و تربیت کرے اور اس پر دل کھول کر خرچ کرے تو (بیٹی) اس کے لیے جہنم سے نجات کا ذریعہ ہوگی (المعجم الکبیر للطبرانی ۷ ۱۰۴۴)، امام بخاری نے تعلیم نسواں کے سلسلے میں ایک پورا باب ہی قائم کیا ہے باب عظۃالامام، النساء وتعلیمھن" حضور علیہ الصلاۃ والسلام جیسے صحابہؓ کرامؓ کو پند و نصیحت کیا کرتے تھے ویسے ہی صحابیات کے درمیان بھی تبلیغ دین فرمایا کرتے تھے۔

ایک بیٹی، رحمت اسی وقت بن سکتی ہے، جب کہ اس کا قلب اسلامی تعلیمات کی روشنی سے منور ہو، وہ فاطمی کردار و گفتار کا پیکر ہو، ایک عورت، مرد کے لیے شریکِ حیات کی شکل میں، روحِ حیات اور تسکین خاطر کا سبب اسی وقت بن سکتی ہے، جب کہ اس کا دل سیرتِ خدیجہؓ سے سرشار ہو، وہ ایک مشفق اور ہر درد کا درماں، مصائب کی گرم ہواؤں میں، نسیم صبح کی صورت میں "ماں" اسی وقت ثابت ہو سکتی ہے؛ جب کہ اس کی گود بچے کے لیے پہلا اسلامی مکتب ثابت ہو، وہ بھائیوں کی محبتوں کا مرکز و ملجا اسی وقت ہو سکتی ہے، جب کہ اس کے جذبات و احساسات، ویسے ہو جائیں، جیسے حضرت عائشہؓ کے جذبات، اپنے بھائی حضرت عبدالرحمن کی وفات کے بعد امت کے سامنے آئے۔

اسلامی زندگی کے سفر میں نام نہاد مغربی تعلیم و تہذیب کے دھوکہ دینے والے چراغ کافی نہیں ہیں؛ بلکہ اس سفر کی منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لیے اسلامی تعلیمیات کے روشن ستاروں سے نسبت رکھنا بے حد ضروری ہے، مغربی تہذیب کے چراغ کسی بھی وقت بجھ سکتے ہیں؛ لیکن اسلامی تعلیمات کے ستاروں کی ضیاپاشی اور تابندگی کی بقاء حیات ایک زندہ جاوید حقیقت ہے۔

عصر حاضر اور ہماری کوتاہیاں

لیکن آج تعلیم گاہوں اور دینی تعلیمات کے متعدد ذرائع کے موجود ہونے کے باوجود، دینی تعلیم سے بے رغبتی اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے، جس مذہب نے دینی تعلیم کو تمام مردوں عورتوں کے لیے فرض قرار دیا ہو اور جس مذہب میں علم و حکمت سے پُر قرآن جیسی عظیم کتاب ہو اور جس مذہب کی شروعات ہی "اقرأ" یعنی تعلیم سے ہوتی ہو، اسی مذہب کے ماننے والے دینی تعلیم کے میدان میں سب سے پیچھے ہیں اور اگر بات عورتوں کی مذہبی تعلیم کی، کی جائے (نہ کہ محض عصری و مغربی تعلیم کی) تو معاملہ حد سے تجاوز ہوتا ہوا نظر آتا ہے، کہتے ہیں کہ ماں کی گود بچوں کے لیے پہلا مکتب ہوتا ہے، اب اگر ماں ہی دینی تعلیم سے بیزار ہو تو اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ بچے پر کیا اثرات پڑیں گے، آج خواتین کو قرآن و حدیث کے مطالعہ کی فرصت نہیں؛ نتیجتاً وہ اپنے بچوں کے لیے بھی اس حوالے سے متفکر نہیں ہوتیں، عورتوں کا بہت بڑا طبقہ ایسا ملے گا، جسے سیرتِ رسول...... کی موٹی موٹی باتیں معلوم نہیں، طہارت و عبادت بالخصوص نماز کی بجا آوری تو دور کی بات، ان کے مسائل سے تشویش ناک حد تک ناواقفیت ہے، حقوقِ والدین، حقوقِ زوج اور دیگر چھوٹے بڑے افرادِ خانہ کے حقوق سے غفلت روز افزوں ہے، نوبت بایں جا رسید کہ ٹھوس اسلامی تعلیمات سے دوری نے مسلم خواتین کو یہ منفی سبق پڑھایا کہ پردہ، آزادیٔ نسواں کے لیے سدِّ راہ ہے اور نام نہاد ترقی کا دشمن ہے اور اس کا چراغِ خانہ ہونا قدامت پسندی ہے، اسے جدیدیت کا لبادہ اوڑھ کر شمعِ محفل بن جانا چاہیے، مضبوط دینی تعلیمات سے لاعلمی نے ساس بہو کے جھگڑے پیدا کر دیے، دینی تعلیمات سے اجتناب نے طلاق کی شرح میں اضافہ کر دیا، دینی تعلیمات سے بے گانگی نے بڑے بوڑھوں کی خدمت کو کارِ ثواب کے بجائے کارِ زحمت بنا دیا، بقدرِ ضرورت دینی تعلیمات سے بُعد اور مغربی تعلیمات سے قرب نے مسلمان خواتین کو امورِ خانہ داری انجام دینے کے بجائے، آفس، ہوٹلوں اور ہسپتالوں میں (Reception) رسپشن کی زینت بنا دیا، دینی تعلیمات سے صرفِ نظری نے پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی کے بدلے، لڑائی جھگڑے کے طور طریقے سکھلا دیے۔ الغرض اسلامی زندگی کے جس موڑ پر آپ اسلامی روح کو تڑپتے ہوئے دیکھیں گے، اس کا نتیجہ دینی تعلیمات کا زندگی میں، نہ ہونا پائیں گے، علامہ اقبال علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا تھا "وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ" اس سے کیسا وجود مراد ہے، کیا اسلامی اور دینی تعلیمات کی روح سے یکسر خالی مغربی وجودِ زن؟ آج ہر طرف عصری اور مغربی علوم کا غلغلہ ہے، اسلام اس کی راہ میں حائل نہیں ہوتا؛ ہاں! مگر اتنی بات ضرور ہے کہ دینی تعلیم کو فراموش کر کے، عصری تعلیم میں بالکلیہ لگ جانا، اسلام کو پسند نہیں، اسلام اسے قابل اصلاح سمجھتا ہے۔

آج دینی تعلیم کی ضرورت جتنی مردوں کو ہے، اس سے کہیں زیادہ عورتوں کو ہے، عورت کا قلب اگر دینی تعلیمات سے منور ہو، تو اس چراغ سے کئی چراغ روشن ہو سکتے ہیں، وہ دیندار بیوی ثابت ہو سکتی ہے، وہ ہر دل عزیز بہو بن سکتی ہے اور نیک اور شفیق ساس ہو سکتی ہے، وہ اپنے بچوں کی معلم اوّل ہو سکتی ہے، وہ خاندانی نظام کو مربوط رکھ سکتی ہے، معاشی تنگی کو خوش حالی سے بدل کر معاشی نظام مضبوط کر سکتی ہے، وہ شوہر کے مرجھائے اور افسردہ چہرے پر گل افشانی کر سکتی ہے، میخانے کو مسجد اور بت خانے کو عبادت خانہ بنا سکتی ہے، اولاد کو جذبۂ جہاد سے سرشار کر سکتی ہے؛ الغرض دینی تعلیم یافتہ عورت وہ سب کچھ بہت آسانی سے کر سکتی ہے جو اسلام چاہتا ہے، اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو جائے تو منفی نتیجہ کیسا خوف ناک ہوگا، اندازہ کرنا مشکل نہیں اور دینی تعلیم سے بے انتہاء غفلت عورت کو شیطان بنا دیتا ہے۔

لائق توجہ پہلو

ضرورت اور وقت دونوں اس امر کے متقاضی ہیں کہ تعلیم نسواں کے حوالے سے مزید بیداری پیدا کی جائے اور اس کی جانب سنجیدگی سے توجہ دی جائے؛ لیکن اس سلسلے میں یہ امر بھی لائق توجہ ہے کہ عورتوں اور لڑکیوں کو تعلیم کے لیے محفوظ مقامات اور تعلیم گاہیں ہوں، عورتوں کی تعلیم کے لیے سب سے محفوظ اور ہر طرح کی برائیوں سے پاک جگہ، خود اس کا گھر ہے، گھر میں ایسا انتظام اگر مشکل ہو تو غیر اقامتی اسکول اور مدرسے ہیں، جہاں صرف لڑکیوں کو ہی تعلیم دی جاتی ہو اور تعلیم دینے والا تدریسی عملہ عورتوں پر ہی مشتمل ہو، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عالم اسلام کی معروف ہستی، اور متبحر عالم دین حضرت مولانا و مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی کی کتاب ہمارا تعلیمی نظام سے ایک اقتباس نقل کر کے مضمون ختم کیا جائے، لکھتے ہیں:

"تعلیم نسواں ایک مستقل چیز ہے اور مخلوط تعلیم ایک جداگانہ چیز ہے، ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ خلط وہی بے دین اور بے حمیت یورپ زدہ لوگ کرتے ہیں جو فروغ تعلیم نسواں کی آڑ میں مخلوط تعلیم کو فروغ دینا اور عام کرنا چاہتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی حدود میں رہ کر تعلیمِ نسواں کو زیادہ سے زیادہ عام کرنا چاہیے؛ تاکہ نئی نسل اعلیٰ اخلاق و کردار کی مالک بن سکے؛ مگر معاشی اعانت کے لیے عورتوں کی تعلیم کو ذریعہ بنانا غیر فطری بھی ہے اور غیر اسلامی بھی؛ اس لیے کہ قرآن حکیم بیوی بچوں کی کفالت کا ذمہ دار مرد کو قرار دیتا ہے اور اسلامی تعلیمات کی رو سے عورت کی ذمہ داری شرعی فرائض ادا کرنے کے بعد تمام جائز اور مباح امور میں شوہر کی اطاعت کرنا، اس کی حوائج اور سامانِ راحت و آسائش کو مہیا کرنا ہے؛ تاکہ بچے اور شوہر تفریح کے لیے گھر سے باہر جانے کی ضرورت ہی محسوس نہ کریں۔

آگے لکھتے ہیں:

لڑکیوں کا نصابِ تعلیم، نظامِ تعلیم اور معیارِ تعلیم مذکورہ بالا مقاصد کے تحت مرتب و مدون اور مردوں سے بالکل الگ اور جداگانہ ہونا چاہیے اگر تعلیم نسواں سے اس کے صحیح فوائد حاصل کرنے ہیں تو مخلوط تعلیم کو ختم کرنا قطعی لازم ہے؛ اس لیے کہ مخلوط تعلیم تو اسلامی روح کے بھی قطعی منافی ہے اور ذہنی و فکری آسودگی اور اخلاقی پاکیزگی کے لیے بھی سمِ قاتل ہے، اس کی اجازت کسی صورت میں بھی نہیں دی جا سکتی ہے۔" (ہمارا تعلیمی نظام ص: ۳۲)

اللہ ہمیں دینی تعلیم کے حصول کی توفیق دے اور ہمیں یہ سمجھنے کی بھی توفیق دے کہ ہماری اخروی و دنیوی؛ بلکہ اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور تعلیمی فلاح و بہبود کا راز اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہی مضمر ہے، اس کے علاوہ سب نفس کا دھوکہ ہے، اس کا فائدہ عارضی اور وقتی ہے؛ ہم اسے سمجھیں، شریعت یہی چاہتی ہے، وقت یہی چاہتا ہے، سب سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول...... یہی چاہتے ہیں۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

جہیز کی رسم اور اسلامی تعلیمات

مفتی عبیدالرحمن، جامعہ محمدیہ، مایار مردان

یوں تو انسانی زندگی کے تمام تر اہم شعبے بے بنیاد رسوم وروایات کے گہرے سایوں میں گرے پڑے ہیں، جن کے اپنے نقصانات ونتائج تو اپنی جگہ ہیں ہی؛ لیکن بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسانی زندگی مختلف مشکلات ومسائل کا شکار ہوجاتی ہے۔ان میں سے ایک اہم ترین شعبہ "شادی بیاہ" ہے جو ہمیشہ سے رسوم وروایات کے نرغے میں رہتا ہے اور شادی سے متعلقہ رسوم میں سے ایک اہم رسم "جہیز" ہے۔جہیز سے مراد وہ ساز وسامان ہے جو شادی بیاہ کے موقع پر لڑکی کے اہل خانہ کی طرف سے مہیا کیا جا تا ہے، چاہے وہ نقد، سونا وچاندی اورزیورات کی شکل میں ہو یا فرنیچر، برتن وغیرہ روزہ مرہ استعمال ہونے والی چیزوں کی صورت میں۔

شرعی اور فقہی حیثیت

"جہیز" کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ فقہی نقطۂ نظر سے اس کی حیثیت ہبہ اور عطیہ کی ہے جو والدین وغیرہ کی طرف سے لڑکی کو بلاعوض فراہم کی جاتی ہے؛ لہٰذا اس کے بذات خود جائز ہونے؛ بلکہ خلوص نیت سے ہو تو احسان اور کار خیر ہونے میں شبہ نہیں ہے، خصوصاً بیٹی یا بہن کو کچھ داد دہش دینا نیکی اور بھلائی کی بات ہے؛ لیکن دین اور علم دین سے تعلق رکھنے والے حضرات کے لیے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ بہت سی چیزیں فی نفسہ جائز بلکہ مندوب ہونے کے باوجود بعض علت کی وجہ سے مذموم وممنوع بن جاتی ہیں۔مروجہ رسم "جہیز" بھی بحالت موجودہ یہی صورت اختیار کرگیا ہے اور فی نفسہ مندوب ہونے کے باوجود اب اس کے ساتھ اس قدر مفاسد ومنکرات وابستہ ہوچکے ہیں کہ اس کی کھلی چوٹ دینا کسی طرح قرین قیاس نہیں رہا۔ ذیل میں اس کے چند مفاسد لکھے جاتے ہیں:

غیر معمولی حد تک پابندی

اس بات میں دو رائے نہیں ہے کہ جہیز شرعاً ایک غیر ضروری چیز ہے، شریعت نے کہیں اس کو لازم یا ضروری قرار نہیں دیا اور اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ حضور نبی اکرم...... نے اپنی پاکیزہ بیٹیوں کی رخصتی کے موقع پر جو کچھ دیا تھا، اس کی حیثیت جہیز کی تھی اور اس کو جہیز کے لیے بنیاد قرار دیا جائے تو بھی اس کی نوعیت زیادہ سے زیادہ ایک مندوب عمل کی ہوگی، اس کو فرض یا واجب تو کجا، سنتِ مؤکدہ قرار دینا بھی درست نہیں۔اب ایسی غیر ضروری چیز کی پابندی کرنا اور ہر حال میں اس کا انتظام واہتمام کرنا شرعاً کسی طرح پسندیدہ نہیں ہے؛ بلکہ اگر اس کو لازم قرار دیا جائے تو بدعت ہونے میں بھی کلام نہیں۔

غلط رسم کی بنیاد ڈالنا یا تائید کرنا

اگر کوئی شخص اپنی ذات کی حد تک اس کو لازم نہ بھی سمجھے؛ لیکن اس کے باوجود اس کی پابندی کرتا ہے تو بھی اس سے اس رسم باطل کی تائید وتقویت ہوتی ہے۔

مزاجِ شریعت سے تصادم

نکاح سے متعلق شرعی تعلیمات پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس میں یسر وسہولت اور سادگی پسندیدہ ہے، اس موقع پر غیر ضروری مالی اخراجات یا عملی انتظامات شریعت کے مزاج ومذاق کے خلاف ہے؛ کیونکہ یہی سرگرمیاں رفتہ رفتہ نکاح کا حصہ بنتی جاتی ہیں اور اگر کہیں اس کے تکمیل کے اسباب ووسائل میسر نہ ہوں تو اس کی وجہ سے نکاح بھی مؤخر یا معطل ہوجاتا ہے۔ایک حدیث شریف میں ہے:

عن سعید بن أبي ہلال: أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: تناکحوا، تکثروا، فإني أباھي بکم الأمم یوم القیامۃ(۱)

ترجمہ: "آپ کا ارشاد گرامی ہے: نکاح کر کے اولاد کی کثرت کرو؛ کیونکہ میں قیامت کے دن آپ کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا"۔

بے حیائی کا فروغ

عقل اور تجربہ، دونوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نکاح کو مشکل بنانے سے معاشرے میں بے حیائی کو فروغ ملتا ہے اور عفت وعصمت کی چادریں تار تار ہوجاتی ہیں؛ چنانچہ نفسانی خواہشات فطری طور پر عاقل بالغ آدمی کے اندر ودیعت رکھے گئے ہیں، اگر اس کے لیے کوئی جائز راستہ مہیا نہ ہو تو ناجائز پہلو کی طرف قدم اٹھیگا۔اگر ان فطری خواہشات کی تسکین کا جائز راستہ موجود تو ہو؛ لیکن طرح طرح کے تکلّفات اور پابندیوں کو اس میں ٹھونس کر پیچیدہ تر بنادیا جائے تو بھی عام متوسط افراد بروقت اپنی ضرورت کی تکمیل نہیں کر پائیں گے اور اس کا بھی نتیجہ وہی ظاہر ہوگا کہ ناجائز راستوں کی بادہ پیمائی شروع ہوجائیگی۔

انسانی تاریخ کا لمبا چوڑا تجربہ بہر حال اس بات کی تصدیق فراہم کرتا ہے؛ چنانچہ ماضی کی طرح اب بھی جن معاشروں میں جلدی اور سادگی کے ساتھ نکاح کرنے کا دستور ہے، وہاں فحاشی، بے حیائی اور بدکاری کے واقعات کم تر پیش آتے ہیں اور جہاں اس کے برعکس شادی بیاہ کا انتظام مشکل اور پیچیدہ ہوتا ہے وہاں ہر سو بے حیائی اور بے پردگی کے نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں؛ اس لیے شادی بیاہ کے معاملات میں غیر ضروری رسموں کو جگہ دینے کا نتیجہ یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی بدولت معاشرے میں بے حیائی اور بے پردگی کو فروغ ملتا ہے۔

لڑکے والوں کی جانب سے جہیز کا مطالبہ

ہمارے یہاں ایک لمبے عرصہ سے جہیز کے لین دین کا تعامل جاری ہے؛ اس لیے اب وہ نکاح کا ایک ضروری حصہ بن چکا ہے، لڑکی والے بھی اس کا پورا انتظام کرتے ہیں اور لڑکے والوں کی طرف سے بھی اس کے باقاعدہ مطالبے ہوتے ہیں؛ بلکہ متعدد جگہوں پر تو اس رواج نے اس حد تک ترقی کی ہے کہ رشتہ کی بات طے کرتے وقت ہی ساتھ یہ بھی طے کیا جاتا ہے کہ جہیز میں کیا کیا ملے گا؟ اس کا ایک نقصان تو یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ لڑکی کے اہلِ خانہ اکثر اوقات شرما شرمی میں اور دلی رضامندی کے بغیر ہی جہیز دینے پر مجبور ہوجاتے ہیں اور دوسرا اخراب نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ اس کے بدلے پھر لڑکے کے اہل خانہ سے بھی مختلف چیزوں کا مطالبہ شروع ہوجاتا ہے؛ حالانکہ یہ دونوں باتیں شرعاً ممنوع، گناہ اور اخلاقی ومعاشرتی لحاظ سے حد درجہ نامناسب ہیں۔یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر کسی مسلمان کو ملامت کرنا اور طعنے دینا جائز ہوسکے۔حدیث شریف میں ہے:

عن أبي حُرَّةَ الرَّقاشِيِّ، عن عَمِّه أن رسولَ اللّٰهِ -صلی اللہ علیه وسلم- قال: "لا يَحِلُّ مالُ امرِءٍ مُسلِمٍ إلا بطيبِ نَفسٍ مِنه"(۲)

ترجمہ: کسی مسلمان کا مال اس کی دلی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں۔

"بحر" میں ہے: ولو أخذ أهل المرأة شيئا عند التسليم فللزوج أن يسترده؛ لأنه رشوة(۳)

ترجمہ: اگر سسرال والے رخصتی کے وقت کچھ لے لے تو شوہر واپسی کا مطالبہ کرسکتا ہے؛ کیونکہ شرعاً یہ رشوت کے زمرہ میں آتا ہے۔

"فتاویٰ شامی" میں ہے: (أخذ أهل المرأة شيئا عند التسليم فللزوج أن يسترده) لأنه رشوة(۴)

ترجمہ: اگر سسرال والے رخصتی کے وقت کچھ لے لے تو شوہر واپسی کا مطالبہ کرسکتا ہے؛ کیونکہ شرعاً یہ رشوت کے زمرہ میں آتا ہے۔

غریب والدین اور لڑکی کو طعنوں کا سامنا

عام رسم ورواج کے برخلاف اگر والدین کمزور اور کم حیثیت کے لوگ ہوں اور وہ جہیز کا انتظام کیے بغیر ہی اپنی لختِ جگر کو رخصت کردیں تو خود والدین کو بھی مختلف قسم کے طعن وتشنیع اور ملامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور لڑکی کی زندگی بھی اسی کی نذر ہوجاتی ہے؛ چنانچہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس کو یہ طعنے ملتے ہیں؛ حالانکہ جہیز بالکل نہ دینا یا کم دینا کوئی ایسا جرم نہیں ہے جس کی وجہ سے کسی مسلمان پر طعن وتشنیع کی اجازت دی جاسکے۔

ناجائز کمائی پر مجبور کرنا

بہت سی مرتبہ لڑکی کے اہلِ خانہ ناجائز کمائی پر مجبور ہوجاتے ہیں اور جہیز کا انتظام کرنا ان کے لیے متعدد منکرات کے ارتکاب کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔اس کی صاف سیدھی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں پہلے سے "متوسط جہیز" میں بہت سی چیزیں داخل ہیں اور اس میں روز افزوں ترقی جاری ہے، نت نئی چیزیں اس فہرست میں جگہ پارہی ہیں؛ جب کہ عام طور پر حلال کمائی سے اس کا انتظام کرنا مشکل ہوجاتا ہے تو چار و ناچار اس کے لیے حرام ذرائع کی طرف ہاتھ اٹھ جاتے ہیں؛ چنانچہ کہیں سودی قرض لیا جاتا ہے اور کبھی ناجائز کاروبار کی مختلف صورتیں اختیار کرلی جاتی ہیں۔

وقتی یا دائمی طور پر نکاح سے محروم

بہت سے غریب گھرانے ایسے ہیں جہاں کی لڑکیاں محض اس لیے نکاح سے محروم ہوتی ہیں کہ ان کے والدین اور بھائیوں کے پاس جہیز فراہم کرنے کی استطاعت نہیں ہے اور ایسا تو آئے دن دیکھنے میں آتا ہے کہ نکاح مکمل طور پر معطل تو نہیں ہوتا؛ لیکن اس میں خاصی تاخیر کی جاتی ہے اور بروقت شادی کرنا اسی فکرِ جہیز کی بدولت التوا کی نذر ہوجاتا ہے؛ حالانکہ عام حالات میں نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے اور اگر قوی خدشہ ہو کہ نکاح نہ کرنے یا ملتوی کرنے کی صورت میں بدنظری، بے حیائی یا بدکاری وغیرہ گناہوں میں مبتلا ہوجائے گا تو اس وقت نکاح کرنا واجب ہے۔جو چیز مسنون عمل میں تاخیر یا تعطیل کا سبب بن جائے وہ یوں ہی کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے اور اگر اس کی وجہ سے کسی گناہ کے ارتکاب کرنے کی بھی نوبت آئے تو مذموم وشنیع ہونے میں شبہ نہیں ہے۔

شاید کوئی خیر خواہ دوست اس کو فرضی کارستانیاں خیال فرمائیں یا پاگل کی بڑ تصور کریں؛ لیکن زمینی حقائق اور معاشرے کی عملی صورت حال سے ہر وقت اس کی تصدیق وتائید حاصل کرلی جاسکتی ہے۔

دل ہی نہ چاہے بہانے ہزار

جو لوگ جہیز کی اس رسم بد کی حمایت وتائید کرتے ہیں وہ عموماً یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں برصغیر کے معاشرے میں چونکہ عموماً عورتوں کو اپنا مقررہ حصہ میراث نہیں دیا جاتا اس لیے کیوں نہ اس موقع پر ان کے ساتھ خوب نیکی واحسان کا معاملہ کیا جائے؛ تاکہ ان کے حقوق کی کچھ تو تلافی ہوسکے!

لیکن یہ عذر کسی طرح لائق التفات نہیں ہے؛ کیونکہ وراثت میں جس طرح مردوں کا حصہ مقرر ہے اور ان کو اپنا حصہ دے دینا واجب ہے یوں ہی عورتوں کو بھی اپنا مقررہ شرعی حصہ سپرد کردینا ضروری ہے اور اس پر قبضہ جمانا حرام ومذموم ہے۔جہیز کو اس کا متبادل قرار دینا قطعاً درست نہیں ہے؛ بلکہ اگر کوئی اس جذبے سے دینا چاہے تو یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ دینے میں خلوص نیت بھی کارفرما نہیں ہے۔

یہ اشکال نہ اٹھایا جائے کہ کچھ بھی نہ دینے سے کچھ کچھ دینا تو بہر حال بہتر ہے؛ کیونکہ پہلی صورت (یعنی بالکل کچھ حصہ نہ دینے) میں لوگ اپنے آپ کو کم ازکم مجرم تو خیال کرتے ہیں اور اگر عملی طور پر وہ اس گناہ کے مرتکب بن جاتے ہیں کہ عورتوں کے حصے پر ناجائز قبضہ جماتے ہیں تو بھی کم ازکم اس کو گناہ وجرم تو تصور کرتے ہیں؛ جب کہ جہیز کی صورت میں تو یہ احساس بھی مردہ یا نیم مردہ ہوجاتا ہے اور لوگ اپنے تئیں اپنے آپ کو مجرم ہی خیال نہیں کرتے۔

عملی تجاویز

ایک کڑوی حقیقت یہ ہے کہ جہیز کے اس رسم بد نے ہمارے ہاں معاشرے کے تقریباً تمام طبقات میں اپنے لیے جگہ پیدا کی ہے اور تقریباً سبھی لوگ کسی نہ کسی شکل میں اس کا اہتمام کرتے ہیں۔ایسی چیز کو بدلنے کی مناسب صورت یہی ہے کہ:

الف: اپنی حد تک مضبوطی کے ساتھ اس کے لین دین سے گریز کرلیا جائے۔

ب: تمام معاشرے میں عموماً اور اپنے اپنے حلقہ اثر کی حد تک خصوصاً اس کی مذمت کی جائے، مسلمانوں کے دینی شعور اور مذہبی حس کو بیدار کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے اور اس سلسلہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونا چاہیے۔

جو لوگ مجاہدہ سے کام لے کر سادگی کے ساتھ شادی بیاہ کریں ان کی مناسب طریقے سے حوصلہ افزائی کی جائے اور جو لوگ اسی رسم بد پر عمل پیرا ہوں، اعتدال ومیانہ روی کیساتھ ان کے اس عمل کی حوصلہ شکنی کی جائے۔اس طرح کرنے سے امید کی جاتی ہے کہ کچھ ہی عرصہ میں یہ رسم بد ختم یا کم ہوجائے گا۔اللہ تعالیٰ امت مرحومہ کو رسوم ورواج کے نرغہ سے نکال کر سیادت وقیادت کے منصب پر سرفراز فرمائیں۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com